الحق یعلو ولا یعلیٰ

ماشاء اللہ ہیں کتاب جواب مسائل [illegible] بدست آمد

ست سند آوردہ شد در بین اعتقادی علمائے سید نجم

چاپ شد در مطبع مرز آستان حیدرآباد
موجودہ

احق شيء برد ما يخالفه شهادة الدهر فاحكم صنعة الجاهل
فيما اندمت على ما لم تقلبه وكم ندمت على ما لم تقل

بسم الله الرحمن الرحيم

من آنچه شرط بلاغ است با تو میگویم تو خواه از سخنم پند گیر خواه ملال

نحمده

من هو واحد بسيط وبكل شيء قادر ومحيط اشرف المخلوقات خالق كل
الكائنات غني عن الآلات والاشياء المتوسطات وحده لا شريك
له من لم يقر من به فقد كفر ومن لم ينكر فقد نجي وظفر وفي
عداوة من استكبر فليس له خفر وله السقر ـ ونصلي على من هو
انقذنا من الكفر والضلالة وخص بالنبوة والرسالة الغائية
على الامامة وبعث على الخلق للهداية بمعنى الاراءة وعرج
معارج السماء بجسده الثقيل الاطهر مع نعاله ولباسه الانور
من كفرة وبما مضى فهو اكفر حساد البشر وكل ما سوى العزيز الاكبر
محمد المشفع يوم المحشر رحمة على الانام الاسمح من الكرام المرسلين
والسلام لاهل ملة الاسلام من الزلل والالام وآله الكاشفين
المختارين ـ ... والسلام هم الائمة والاوصياء لخاتم
الانبياء وبا ... لنعماء بيمنهم كشف الكروب وحسم اللاواء
صلوات الله ... عليهم ما احق الحق وابطل الباطل

وَ اجاب مجیب و سئل سائل و ضل ضال و مسا و ر الاو د
والاعلال و هربت الاوابد و فرت الشوارد — اما بعد بندۂ
عاصی السید عبد النبی الہ آبادی خدمت فیض درجت مومنین مین عرض کرتا ہی کہ جناب
علام فہام عالی مقام مولانا السید نثار حسین عظیم آبادی سنے کئی دن مناظرہ مولوی
شیخ محمد علی صاحب طبسی سے بالمشافہ کیا تھا اور بعد رد کرنے کلام مولوی صاحب
طبسی کے لساناً اور تحریراً و مواجہاً اور بعد جنگ و مباحثات بسیار کے ایک کتاب
رد مین شیخصاحب موصوف کے کتاب اجابۃ الشیخیہ کہے۔ اور دوسری کتاب
مسائل اعتقادیہ تالیف کرکے چھپوائی تھی تا مومنین کفر و اسلام و حق و باطل
کو سمجھکر ایمان پر قائم رہین اور مولوی شیخ محمد علی طبسی کے شاگرد رشید نے
وعظ بیان کیا تھا چونکہ وہ وعظ سراسر کفر والحاد کا تھا پس بخیال ہدایت
مومنین ان موعظون کے بھی رد جناب سید صاحب دام مجدہ نے لکھی اور حضرات
علماے لکھنوکے پاس سے بھی سند و فتاوی منگوالے اور یہ سب چھپکر
شائع ہوسے مگر چونکہ شیخصاحب اور انکے خاص خاص مریدان و شاگردان
اپنی حالت اصلیہ کو ترک نہ کئے اور حق و باطل مین تمیز نہ کرسکے یا بسبب
عدم واقفیت اصول عقائد کے یا بسبب نہ پسند کرنے اعتقادات اسلام و
ایمان کو لہذا عالی جناب سید صاحب موصوف دام مجدہ کو بنظر
ہدایت ضرور ہوا کہ حضرات علماے عراق مدظلہم ما دامت اللیالی والایام

وکثرہم اللہ وحماہم کے فتاوی بھی چھپواوین تاکہ مومنین خوب حق و باطل کو سمجھین اور ہرگز راہ راست و جادہ مانوس کو چھوڑ کر کفر و الحاد و عقائد و مضامین وحشیہ کو اختیار نہ کرین لہذا ہمنے اس مین کوشش کی اور وہ یہ ہین —

فتاوی

اجبر العلامۃ والمعلم الفہامۃ الزاہد القنوع الماجد الخشوع الاعلم الافضل والعلیم الاکمل جامع الفضائل المشار الیہ بین العلماء العظام با لانامل الفاضل المحقق والکامل المدقق العالم الربانی والفاضل الفقیہ الثانی افقہ العصر فی الآفاق الاشہر فی العراق الشیخ محمد حسین الکاظمی ظلہ العالی علی رؤس اہل المعالی باہت الایام واللیالی — وحلیۃ الایام واللیالی وزینۃ ذوی الفضل والمعالی اوحد الزمان علامہ ہذہ الاوان مجمع العلماء والمؤمنین مرجع الانام والکاملین زبدۃ الاعاظم وعمدۃ الاساتذۃ الافاخم رئیس العلماء المحققین اسوۃ الفضلاء المدققین الوحید الفرید المتفرد بالمعالی المتہجد باللیالی نائب الامام علیہ السلام آیۃ اللہ فی العالمین فیہ الکلام حامی الملۃ والدین ملجاء المعلمین والمتعلمین حاکم الشرع صاحب الزہد والورع مولانا میرزا محمد حسن شیرازی ادام اللہ ظلہ علی رؤس المؤمنین آمین رب العالمین —

المسئلة

بسم الله الرحمن الرحيم

سه القول بان الامامة كلي والرسالة جزئي لها فما ارشادكم

چنین کلام که امامت کلی ست و رسالت جزئی آن کلی ست پس چیست ارشاد علما

اگر کوئی کہے کہ امامت کلی ہے اور رسالت جزئی امامت کی ہے آیا اسطرح کا کلام علما کے نزدیک مطابق

هل هو صحيح شرعاً ام فاسد۔

که این کلام در شرع شریف صحیح ست یا فاسد۔

شرع شریف ہے اور صحیح ہے یا باطل و فاسد ہے۔

سه٢ او القول بان الامامة افضل واشرف من النبوة والرسالة

یا چنین کلام که امامت افضل و اشرف ست از نبوت و رسالت هر دو

اسطرح کا کلام کہ امامت بڑھی ہوئی اور بزرگترین مرتبہ ہے نبوت و رسالت دونوں سے

والرسالة والنبوة ادون ومفضول من الامامة

و رسالت و نبوت کمتر و پست تر و ناقص ست از امامت

اور رسالت اور نبوت کمتر اور پست تر یعنی گھٹی ہوئی ہے اور حقیر ہے امامت سے

سه٣ وتلك رتبة الامامة التي كانت حصلت لرسول الله

و این مرتبه امامت که حاصل بود برای رسول خدا صلی الله علیه و آله

اور جو مرتبہ امامت کا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے لئے حاصل تھا

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَکَانَتْ اَفْضَلَ وَاَشْرَفَ وَاَعْلٰی مِنَ

وافضل واشرف واعلی بود از

اور بڑا ہوا اور برتر رتبہ تھا

الرِّسَالَةِ اِنْتَقَلَتْ مِنْ خَیْرِ الْمُرْسَلِیْنَ اِلٰی اِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ عَلِیٍّ

رسالت این مرتبۂ امامت بعینہا منتقل شد از جناب رسالت مآب بطرف علی

رسالت سے وہ بعینہا منتقل ہوئی حضرت رسولخدا سے طرف علی علیہ السلام کے

عَلَیْهِ السَّلَامُ بِعَیْنِهَا فَرُتْبَةُ الْاِمَامَةِ الَّتِیْ فِیْ عَلِیٍّ عَلَیْهِ السَّلَامُ

علیہ السلام پس رتبہ امامت علی علیہ السلام

پس رتبہ امامت علی کا

اَفْضَلُ وَاَشْرَفُ مِنْ رِسَالَةِ خَیْرِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

افضل و اشرف ست از رسالت رسول خدا صلی اللہ علیہ و سلم

بڑھکر ہے رسول خدا کی رسالت و نبوت سے

اَوْ بِاَنَّ الْاِمَامَةَ کَوَزْنِ الْحُقَّةِ وَالرِّسَالَةَ کَمِثْقَالٍ هَلْ

یا کلام باین طور کہ امامت بقدار حقہ است و رسالت بقدار یک مثقال آیا

یا ایسا کہنا کہ امامت کا وزن ایک حقہ کے برابر ہے اور رسالت کا وزن برابر ایک مثقال کے ہے

هٰذَا الْقَوْلُ عَلٰی طَرِیْقِ الرَّشَادِ وَالصَّلَاحِیَّةِ وَالسَّدَادِ

این کلام خوب ست

آیا اچھا ہے

یہ قول بر شیخ محمد صاحب کا ہے کتاب انوار الابصار میں

۲ ازراہ حفظ شاگرد شیخ محمد علی صاحب کا منسوب ہے شیخ موصوف کی طرف غلط۔

أَمْ لَا وَهُوَ مُوَافِقٌ لِلشَّرْعِ أَمْ لَا وَهَلْ لَهُ مَعْنًا مُحَصَّلٌ

یا بد و این موافق شرع شریفست یا نه وبرای این معنی درست می شود

یا برا اور یہ موافق شرع کے ہے یا نہیں اور اسکا کچھ حاصل ہے یا محض

أَمْ لَا وَهَلْ هُوَ مِنْ مُعْتَقَدَاتِ الْأُصُولِيِّينَ أَمْ لَا۔

یا نه و آیا این از اعتقادات اصولیین ست یا خیر

مہمل کلام ہے اور آیا اصولیین کا اعتقاد بھی ایسا ہے یا نہیں۔

مسئلہ

وَكَذَا الْقَوْلُ بِأَنَّ الرَّسُولَ بُعِثَ لِتَفْوِيضِ الْإِمَامَةِ لِعَلِيٍّ

وہمچنین این قول که رسول صلعم خدا مبعوث شده بودند محض برای سپردن امامت به علی

اور اسیطرح اسطور سے کہنا کہ رسول صلعم بہیجے گئے صرف علی کو امامت دینے کے لئے نہ اور کسی کام

یہ قول پیرزادہ شیخ محمد علی کا ہے۔

حَسْبُ هَلْ هُوَ صَحِيحٌ أَمْ فَاسِدٌ ۱۲

وبس آیا این صحیح ست یا فاسد

کو آیا صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب

اسکا حاصل یہ ہے کہ اسطرح کا اعتقاد رکھنے والا

بِسْمِ اللّٰهِ تَعَالٰی

بے شک کافر ہے۔

كُلُّ ذَالِكَ لَيْسَ مِنْ مُعْتَقَدَاتِ الْأُصُولِيِّينَ وَلَا هُوَ مُوَافِقٌ

جمیع این کلامها از معتقدات اصولیین نیست ونه موافق

یہ سب اصولیین کے اعتقاد سے نہیں ہے اور نہ موافق

لِلشَّرْعِ وَالْقَائِلُ بِهٖ خَارِجٌ عَنِ الشَّرْعِ وَرِبْقَةِ الْاِسْلَامِ

شرع ست و کسیکه چنین اعتقاد داشته باشد از شرع خارج ست و از قید اسلام

شرع کے اور جو انکا اعتقاد رکھے وہ شرع اور اسلام سے خارج ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ — اَلرَّاجِیْ عَفْوَ رَبِّهٖ

واللہ تعالیٰ عالم ترست — محمد حسین الکاظمی

اور اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ جانتا ہے۔

محمد حسن الحسینی

المسئلة

مَنْ یَقُوْلُ بِاَنَّ رُتْبَةَ الْاِمَامَةِ بَاطِنِیَّةٌ وَرُتْبَةَ الرِّسَالَةِ

ہر کہ بگوید کہ رتبہ امامت باطنیہ ست و رتبہ رسالت

جو کہے کہ رتبہ امامت کا باطنیہ ہے اور رتبہ رسالت

وَالنُّبُوَّةِ ظَاهِرِیَّةٌ وَرُتْبَةُ الْبَاطِنِیَّةِ اَفْضَلُ وَاَعْلٰى

و نبوت ظاہریہ ست و رتبہ باطنیہ افضل و اعلیٰ

اور نبوت کا ظاہریہ ہے اور رتبہ باطنیہ بڑھا ہوا ہے

یہ قول ہر شیخ محمد ... صاحب کتاب انوار الابصار ... اور واحظ معاصر کا ... اکثر ... پاس علیہ ...

مِنْ رُتْبَۃِ الظَّاھِرِیَّۃِ فَالرِّسَالَۃُ وَالنُّبُوَّۃُ اَدْوَنُ وَمَفْضُولٌ یہ قول شیخ محمد علی صاحب

از رتبہ ظاہریہ است پس رسالت و نبوت کمتر و مفضول

رتبۂ ظاہریہ سے پس رسالت اور نبوت کم ہے اور گھٹی ہوئی ہے کا اور واعظ

مِنَ الْاِمَامَۃِ ھَلْ ھُوَ صَحِیْحٌ اَمْ فَاسِدٌ ۱۲ کا ہے۔

از امامت است آیا این قول صحیح ست یا فاسد۔

امامت سے آیا یہ قول صحیح ہے یا فاسد۔

الجواب

اسکا حاصل یہ ہے کہ اسطرح کا اعتقاد رکھنے والا ابراہی اور اثنا عشری شیعہ نہیں ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ تَعَالٰی ھٰذَا الْقَوْلُ فَاسِدٌ لَا یَقُوْلُ بِہٖ مِنَ الْاُصُوْلِیِّیْنَ

این قول فاسدست نمے گوید از اصولیین

یہ قول باطل اور فاسد ہے اور نہیں رکھتا ہے مومن اثنا عشری ہے

اَحَدٌ ۱۲ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

احدے ہمچنین واللہ تعالیٰ خوب میداند

کوئی ایسا اعتقاد اور اللہ برتر بہتر جانتا ہے۔

اَلرَّاجِی عَفْوَ رَبِّہٖ

محمد حسین الکاظمی محمد حسن الحسینی عبد حسن الحسینی (مہر)

مسئلہ

مَنْ يَّقُوْلُ بِاَنَّ سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

ہرکس کہ بگوید این کہ حضرت سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو شخص کہ کہے یہ کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

عَرَجَ اِلَى السَّمَآءِ عَلٰى حَسْبِ مَرْتَبَةِ الْاِمَامَةِ لِكَوْنِهٖ لَا

بعالم بالا رفتند بحسب مرتبۂ امامت

کو معراج ہوئی مرتبۂ امامت میں

ایست يَقْتَضِي الْجِسْمَانِيَّةَ الذَّاتِيَّةَ وَالثِّقَالَةَ وَالْاَلْوَانَ وَمَا

کہ مجسم بودن و ثقیل بودن با رنگ وغیرہ را اقتضا میکند

ایست کہ امامت کے لئے مجسم ہونا اور ثقیل ہونا ضرور نہیں

عَرَجَ اِلَى السَّمَآءِ فِيْ مَرْتَبَةِ الرِّسَالَةِ وَالنُّبُوَّةِ لِاَنَّهٗ

و بعالم بالا نرفتند بحسب مرتبۂ رسالت و نبوت کہ

اور نہیں ہوئی معراج آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مرتبۂ رسالت اور نبوت میں کہ

ایست يَقْتَضِي الثِّقَالَةَ وَالْجِسْمَانِيَّةَ وَالْاَلْوَانَ هَلْ هٰذَا الْقَوْلُ

اقتضا ے کند ثقیل بودن و جسمانی بودن وغیرہ را آیا این کلام

رسالت کے لئے ثقیل و مجسم ہونا ضرور ہے۔ آیا یہ کلام

مُعْتَبَرٌ فِي الْاِسْلَامِ وَالْاِيْمَانِ اَمْ لَا ۱۲

معتبر ست در اسلام و ایمان یا خیر۔
مسلمان اور مؤمن کاہے یا نہیں۔

اَلجَوَاب

اسکا حاصل یہ ہے کہ ایسا اعتقاد کہنے والا کافر نجس ہے

بِسْمِ اللهِ تَعَالیٰ هٰذَا الْقَوْلُ غَيْرُ مُعْتَبَرٍ فِي الْإِسْلَامِ
شروع بنام الله برتر این کلام در اسلام معتبر نیست

یہ بات اسلام میں نہیں ہے
وَ لَيْسَ مِنْ مُعْتَقِدَاتِهِمْ وَالْقَائِلُ بِهٰذَا الْقَوْلِ خَارِجٌ عَنْهُمْ
و از اعتقادات مسلمین هم نیست و ہر کس که چنین بگوید مسلمان هم نیست۔

الراجی عفو ربہ
محمد حسین الکاظمی

محمد حسن الحسینی

عبد الحسن الحسینی

محمد حسین

آکرد مسلمانوں کا ایسا اعتقاد نہیں ہے اور جس کا ایسا اعتقاد ہو وہ مسلمانوں سے خارج ہے

المسئلہ ۵

۱ء

الْقَوْلُ بِأَنَّ الْإِمَامَةَ كُلِّيٌّ وَ مُطْلَقٌ وَ أَعَمُّ مِنْ نُبُوَّةٍ وَ يقول الشيخ محمد علی
قول باین طور که امامت کلی و مطلق ست و اعم از نبوت و صاحب کا کتاب
ایسا کہنا کہ امامت کلی ہے اور اعم اور مطلق ہے نبوت سے انوار الابصار میں

الرِّسَالَةِ خَيْرِ الْمُرْسَلِيْنَ ؐ وَ نُبُوَّتُهُ وَرِسَالَتُهُ جُزْئِيٌّ نَحْوًا

رسالت حضرت خیر المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ و نبوت ورسالت آنحضرت صلے اللہ جزئی امامت

رسالت سے حضرت سرور کائنات کے درود اللہ کی اُنپر اور سلام اور حضرت کی رسالت او نبوت جزئی اور خاص ہے امامت

وَهٰذَا الْكُلِّيُّ اِنْتَقَلَ مِنَ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اِلٰى — یہ قول شیخ محمد علی

صاحب کا ہے و ہمین کلی کہ امامت ست منتقل شد از حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طرف

اور امامت کہ کلی اور مطلق اور اعم ہے منتقل ہوئی رسول اللہ سے درود اللہ کی اُنپر اور آل پر کمتہ پا نوا الا

اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؑ بِعَيْنِهٖ — وَالْقَوْلُ بِاَنَّ الْكُلِّيَّ اَيِ الْاِمَامَةَ — مین ..

جناب امیر المومنین علیہ السلام بعینہ — و قول باین طور کہ کلی یعنی امامت — ۵۲

بلا فرق آئی ہے حضرت علی علیہ السلام کی طرف — اور ایسا کہنا کہ امامت کلیہ کو رسالت لازم ہے — ایضاً

يَسْتَلْزِمُ الْجُزْئِيَّ اَيِ الرِّسَالَةَ اَوْ بِالْعَكْسِ — اَوِ الْقَوْلُ — ۵۳ ایضاً

ملزوم جزئی ست یعنی ملزوم رسالت یا قول باین طور کہ امامت لازم رسالت است یا قول

یا رسالت کو امامت کلیہ لازم ہے یا امامت کلیہ اور رسالت جزئیہ مین تلازم ہے یا امامت کلیہ اور

بِالتَّلَازُمِ بَيْنَهُمَا هَلْ هُوَ صَحِيْحٌ اَمْ فَاسِدٌ —

باین طور کہ میان امامت و رسالت ای کلی و جزئی لزوم از طرفین ست آیا چنین اقوال صحیح ست یا فاسد ست

۵۵ رسالت جزئیہ مین تلازم ہے آیا ایسا کہنا صحیح ہے یا نہین —

وَالْقَوْلُ بِاَنَّ تَعَلُّقَ فِعْلِ الْخَلْقِ بِخَيْرِ الْمُرْسَلِيْنَ ؐ — ایضاً

و قول باین طور کہ فعل خلق بامر تعالیٰ شانہ اولاً و بالذات بحضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ

اور ایسا کہنا کہ خدا نے اصل میں حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو پیدا کیا

وَوَصِیّہٖ بِالاصالۃِ وَ بِالذّاتِ وَ تَعَلُّقُہٗ بِمَا عَدَاھُمْ بِالْوَاسِطَۃِ

بحضرت رسول خدا و وصی آن سرور تعلق گرفت و بما عدا این حضرات بالعرض و بواسطۂ این

اور اُنکے وصی کو اور باقی تمام عالم کو حضرات رسول خداؐ اور اُنکے وصی کے ذریعہ اور واسطے سے

وَ بِالْعَرَضِ وَ بِالتَّبَعِ وَ بِالْغَیْرِ ھَلْ ھٰذَا صَحِیْحٌ اَمْ فَاسِدٌ۔

حضرات تعلق گرفت و بالعرض متعلق شد آیا چنین قول صحیح است یا فاسد۔

پیدا کیا اور ایسا کلام صحیح ہے یا فاسد۔

الجواب

حاصل اس جواب کا یہ ہے کہ بعضے مضامین مہمل ہیں اور بعضے مضامین ایسے ہیں کہ اُس کا اعتقاد کرنے والا (اسکے)
کافر ہے اور نجس

بسم اللہ تعالیٰ ھٰذِہِ الْاَقْوَالُ فَاسِدَۃٌ وَ ھِیَ کُفْرٌ

این ہمہ اقوال بے شک فاسد اند و کلمات کفر اند

یہ سب اقوال بے شک فاسد ہیں اور کفر کے کلمات ہیں

وَ لَیْسَ لِبَعْضِھَا مُحَصَّلٌ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

و مضمون کلی و جزئی و لزوم ہیچ و مہمل است در اعتقادات اور اللہ برتر بہتر میداند

اور بعض قول یعنے کلی جزئی ہونا اور لزوم ہونا مہمل ہے اور پوچ ہے۔ الراجی عفوہٖ
محمد حسین الکاظمی

(مہر: ارتقی الحسن والحسین محمد حسین)
(مہر: عبدہٖ حسن محمد)
محمد حسین الحسینی

المسئلۃ

القول بان امیر المؤمنین علام الغیوب و علام بما کان و ما یکون بالفعل هل هو صحیح ام باطل والقول بان الله عالم والله رازق و الله خالق ترجمۃ هذہ الجمل الله الله الله الله الله الله الله الله هل هو باطل ام لا

کلام باین طور کہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام علام غیوب اند و ہمہ امور آیندہ و گزشتہ را بالفعل میدانند آیا صحیح است یا باطل و کلام باین کہ ترجمہ الله عالم والله رازق والله خالق الله الله الله الله الله الله آیا این کلمات صحیح یا باطل ہستند

یہ کہنا کہ حضرت علی علیہ السلام علام الغیوب ہیں اور کل شے گزشتہ اور آیندہ کو بالفعل جانتے ہیں آیا صحیح ہے یا باطل اور ایسا کہنا کہ الله عالم کا اور الله رازق اور الله خالق کا ترجمہ الله الله الله الله الله الله ہے آیا ایسے کلمات صحیح ہیں یا باطل

(حاشیہ: یہ کلام فارسی — یہ ترجمہ اردو — لہ — لہ — ہیں اردو)

الجواب

حاصل اسکا یہ ہے کہ ایسے اقوال باطل اور فاسد ہیں

بسم اللہ تعالیٰ هٰذه المقالات باطلة فاسدة والله اعلم

این ہمہ کہ گفتہ شد باطل است و فاسد۔

یہ سب کلمات باطل و فاسد ہیں۔

الراجی عفو ربہ

محمد حسین الکاظمی

محمد حسن الحسینی

(مہر) عبدہ حسن الحسینی

(مہر) محمد حسن

المسئلة

القول بان الواحد لا یصدر عنه الا الواحد فالله تعالیٰ

چنین قول کہ از یک پیدا نمی شود مگر یک پس خدای تعالیٰ

ایسا کہنا کہ ایک سے ایک ہی پیدا ہوتا ہے ایسے ہی خدا نے

خلق نور محمد و علی علیهما الصلوٰة والسلام فقط

کہ یکتا ست پیدا کرد نور محمد صلی اللہ علیہ و علی علیہ السلام را صرف

محض نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی علیہ السلام کو پیدا کیا

و نورهما واحد فهذا النور هو العقل الاول وذالک

سله ونوراین ہردو یکےست پس این نور اشل عقل اول ست واین

ایضاً اوران دونون کے ایک ہی نور ہین پس یہی نورعقل اول کے طور پر ہر اوراسی

بله. اَلْعَقْلُ الْاَوَّلُ خَلَقَ الْکَائِنَاتِ وَ ذٰلِکَ الْعَقْلُ اَیْ نُوْرُهُمَا

واعادۂ تفصیل عقل اول جملہ کائنات را پیدا کرد وہمین عقل اول یعنی نوراین ہردو بزرگوار

بیان کیا تھا نورنے یعنی عقل اول نے سارے دنیا کو پیدا کیا اور یہی عقل اول یعنی حضرت رسول خدا وعلی علیہم السلام

سله یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَ یَرْزُقُ الْعِبَادَ وَ یُدَبِّرُ فِی الْعَالَمِ

ایضاً زندہ مےکند ومےمیراند وروزی دنیوی واخروی میدہد بندگان را ومدبر عالم ست

اوراسی فقرہ اولی کے مارتے ہین اور جلاتے ہین اور روزی دیتے ہین دنیا وآخرت کی اورسارا انتظام وانصرام دنیا کا کرتے ہین

سب فقرون کا هَلْ هٰذَا صَحِیْحٌ اَمْ فَاسِدٌ بَیِّنُوْا وَ تُوْجَرُوْا

ف ان جملا آیا چنین کلام صحیح ست یا فاسد

شیخ محمد علی صاحب آیا ایسے کلمات صحیح ہین یا فاسد

کے کتاب انوار

الجواب

الابصار مین موجود

ہر اور بعضے فقرہ حاصل اس جواب کا یہ ہر کہ ان چیزونکا اعتقاد رکہنے والا کافر ہر۔

ان مین سے صاحب

شیخ صاحب کے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کُلُّ مَنْ یَّقُوْلُ بِهٰذِهِ الْمَقَالَاتِ خَارِجٌ

کتاب اجابۃ شیعیہ

مین موجود ہین ہرکہ بگوید چنین کلمات را بیشک از قید اسلام خارج

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا جو ان چیزون کا قائل ہر وہ قید اسلام سے نکل گیا

عَنْ رِبْقَةِ الْاِسْلَامِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ الرَّاجِي عَفْوَ رَبِّهٖ

شده — وَاللّٰه برتر بهتر میداند محمد حسین الکاظمی

اور اللّٰہ خوب جانتا ہے

محمد حسن الحسینی (عبده حسن الحسینی)

(محمد حسین ابن الحسن الحسینی)

اَلْمَسْئَلَہ

اَلْقَوْلُ بِاَنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ هَادٍ لِلْخَلْقِ وَالرَّسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ

چنین کلام که علی علیه السلام هادی خلائق اند وجناب رسول خدا صلی الله

ایسا کلام کہ علی اوپر اُنکے درود و سلام ہادی ہیں کل خلایق کے اور جناب صلی اللہ

عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ لَيْسَ بِهَادٍ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ

علیه و آله هادی نیستند چه که باریتعالی میفرماید بتحقیق که تو ای پیغمبر هدایت نمیتوانی کرد

اوپر اُنکے اور آل اُنکے پر ہادی نہیں ہیں کیونکہ خدا فرماتا ہے کہ تحقیق کہ تو اے پیغمبر ہدایت نہیں کر سکتا جسکو

اَحْبَبْتَ وَالْقَوْلُ بِاَنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ رَازِقُ الْعِبَادِ

که مے خواہی۔ وچنین قول که علی علیه السلام رزق دہندۂ خلائق اند۔

که تو چاہتا ہے۔ اور ایسا کہنا کہ علی اوپر اُنکے سلام روزی دیتے ہیں سب بندوں کو

اَوِ الْقَوْلُ بِاَنَّ عَلِيًّا وَاسِطَةٌ بَيْنَ الرَّازِقِ وَالْمَرْزُوْقِ

یا چنین قول که حضرت علی سلام بر او شان واسطه اند میان رازق و مرزوق

---

[۱] یہ اعتقاد غلط کا ہے۔

[۲] یہ اعتقاد واعلا کا ہو اور شیخ محمد علی کا کتاب اجابة الشیخیہ میں مجمل ہو۔

[۳] یہ کلام شیخ محمد علی کی کتاب اجابة الشیخیہ اور انوار الابصار میں —

یا ایسا کہنا کہ حضرت علی اوپر اُنکے سلام واسطہ ہیں رزق دہندہ اور رزق یا بندہ کے درمیان

له یہ کلام شیخ اَوِ الْقَوْلُ بِاَنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَالِقُ الْعَالَمِ وَ بَانِيْهِ

لوامع الاحسائیہ یا چنین قول کہ حضرت علی علیہ السلام خالق و بانی دنیا ہستند۔

میں ہے اور شیخ یا ایسا کہنا کہ حضرت علی اوپر اُنکے سلام دنیا کے پیدا کرنے والے ہیں۔

کا ہے۔ اَوِ الْقَوْلُ بِاَنَّهٗ وَاسِطَةٌ بَيْنَ الْخَالِقِ وَالْعَالَمِ مَحْكُوْمٌ

سه یہ کلام یا چنین کلام کہ حضرت علی علیہ السلام واسطہ اند درمیان خالق و مخلوق آیا

شیخ کا اقرار یا ایسا کہنا کہ حضرت علی اوپر اُنکے درود اور سلام خدا اور بندہ کے درمیان واسطہ فعل خلق کے ہیں آیا

الاحسائی اور بِالْاِسْلَامِ اَمْ لَا اَوِ الْقَوْلُ بِاَنَّ الرَّسُوْلَ بَانِيْ لِلْعَالَمِ

اعتقاد کا بھی اسلام ست یا کفر۔ یا چنین کلام کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خالق عالم اند

مسلک ہے۔ یہ اسلام ہے یا کفر کی باتیں۔ یا ایسا کہنا کہ رسول خدا درود اللہ کی اونپر اور سلام بانی دنیا کے ہیں

سه و اعتقاد اَوِ الْقَوْلُ بِاَنَّ الْعَالَمَ مَخْلُوْقٌ وَّ مُتَّخَذٌ مِّنْ نُّوْرِ مُحَمَّدٍ صَلَّى

مسلک ہے اور شیخ یا چنین قول کہ عالم پیدا کردہ شدہ است و ساختہ شدہ است از نور آن حضرت رسول صلی اللہ علیہ

کے لوامع الاحسا یا ایسا کہنا کہ دنیا ساری بنائی گئی ہے نور محمد سے کہ درود اللہ کی اور سلام

میں ہے۔ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ صَحِيْحٌ اَمْ لَا۔

عه یہ اعتقاد و آلہ وسلم صحیح ست یا باطل۔

شیخ کی کتاب اُوپر اُنکی اور آل پر اُنکے۔ صحیح و درست ہے یا نہیں۔

لوامع الاحسائیہ میں ہے یعنی قائلین **الجواب** اقوال کا فہرست

لِسْمِ اللهِ تَعَالیٰ كُلُّ ذٰلِكَ بَاطِلٌ وَ اِعْتِقَادَاتٌ

جمیع این کلمات باطل ست و اعتقادات

سب کے سب باطل اور ہیچ ہیں اور عقائد اہل

الاِسْلَامِ عَلیٰ خِلَافِهٖ وَاللهُ اَعْلَمُ الراجی عفو ربہ

اسلام برخلاف اینہاست — محمد حسن الحسینی (مہر: عبدہ محسن الحسینی) (مہر: [illegible]) محمد حسین الکاظمی

اسلام کا برخلاف اسکے

اَلْمَسْئَلَة

هَلِ الْقَوْلُ بِاَنَّ كُلَّ صِفَاتِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْاَوْصِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ — لہ یا اعتقاد

آیا چنین قول که هر صفات انبیاء و اوصیاء علیهم السلام — شیخ محمد علی صاحب

ایسا کلام کہ ہر صفت انبیاء اور اوصیاء کی ان پر سلام — کا ہر انکی کتاب

سِيَّمَا صِفَاتُ خَتْمِ الْمُرْسَلِيْنَ وَ اَوْصِيَائِهٖ عَيْنُ صِفَاتِ اللهِ — نہج پیغمبر

خصوصا صفات رسول خدا درود وسلام براو و اوصیاء آن حضرت عین صفات خدا — ملہ یا قول

خاصکر صفات پیغمبر خدا اوراُنکے وصیوں کی صفات درود اُنکے اوپر اور انکی آل پر عین صفات خدا — ہر شیخ کی

اَوِ الْقَوْلُ بِاَنَّ سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ وَ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عِلَلٌ — کتاب اجد

یا این قول که حضرت رسول خدا و علی مرتضی علیهم السلام علل — الشیخیہ

یا ایسا قول کہ جناب حضرت رسول خدا اور علی مرتضی صلعم اور انکی اولاد پر انکی

لِظُهُوْرِ صِفَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰی شَجَاعَةً كَانَتْ اَوْ مُرُوَّةً اَمَانَةً

ظہور صفات خدا اند ہر صفت کہ باشد خواہ شجاعت باشد خواہ مروت یا امانت

ظاہر ہونے صفات اللہ کے ہیں چاہے جونسی صفت ہو شجاعت یا مروت یا امانت

كَانَتْ اَوْ سَخَاوَةً رَحْمًا كَانَ اَوْ حِلْمًا عَقْلًا كَانَ اَوْ عِلْمًا

خواہ سخاوت یا رحم یا حلم خواہ عقل یا علم

یا سخاوت یا رحم یا حلم یا عقل یا علم

زُهْدًا كَانَ اَوْ تَقْوٰی وَغَيْرَ ذٰلِكَ مِنْ صِفَاتِهِمَا فَاَمَّا

و زہد خواہ تقوی و سوای اینہا پس اینہمہ

اور زہد اور تقوی اور سوائے اسکے پس یہ تمام

صِفَاتُ اللّٰهِ حَقِيْقَةً مُعْتَبَرٌ فِي الْاِسْلَامِ اَمْ لَا بَيِّنُوْا وَتُوْجَرُوْا

صفات اللہ حقیقۃ ہستند کہ در یکان یافتہ شدہ است چنین اقوال در اسلام معتبرست یا نے

صفات اللہ کے حقیقۃ ہیں معتبر اسلام مین ہین یا نہیں بیان کرو تا اجر پاؤ تم

اَلْجَوَابُ

حاصل اسکا یہ ہے کہ ایسے اعتقادات مہمل ہین اور مسلمانونکو ایسے اعتقادات نہ چاہیں

بِسْمِ اللّٰهِ تَعَالٰی كُلُّ ذٰلِكَ بَاطِلٌ وَلَا يَرْجِعُ اِلَی الْمُحَصَّلِ

جمیع اینہا باطل و مہمل اند

سب کے سب مہمل اور ہیچ ہین اور باطل ہین

فی اِعْتِقَادَاتُ الْاِسْلَامِ عَلٰی خِلَافِہَا وَاللّٰہُ اَعْلَمُ الرَّاجِی عَفُوَ رَبِّہٖ

واعتقادات اسلام برعکس اینہاست۔ محمد حسن الکاظمی

اور مسلمانون کے اعتقاد ایسے نہین ہین۔

محمد حسن الحسینی

مسئلہ

۵۱
یہ اعتقاد شیعہ صاحب کا ہر انکی کتب اجابۃ الشیعہ مین ہی

القَوْلُ بِاَنَّ الْجِسْمَ الْاَطْهَرَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ

گفتن باین طور کہ جسم پاک برای رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ

ایسے کہنا کہ جسم حضرت رسول خدا کا درود اللہ کی اوپر انکے اور آل پر انکے

۵۲
یہ کلام شیعہ صاحب کا ہر انکی کتاب اجابۃ الشیعہ مین۔

کَانَ کَالرُّوْحِ لِئَلَّا یَلْزِمَ خَرْقُ الْاَفْلَاکِ وَالْتِیَامُہٗ

مثل روح بود تا در معراج فصل در آسمانہا وصل آنہا لازم نیاید

مانند روح کے تھا تو کیونکہ معراج مین حضرت کے درود وسلام انپر آسمانونکا پھٹ جانا اور جڑجانا لازم آئے

۵۳
ایضاً

فَمِعْرَاجُہٗ مِعْرَاجٌ بَیْنَ الرُّوْحَانِیِّ وَالْجِسْمَانِیِّ هَلْ ہُوَ

پس معراج آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ بین الروحانی والجسمانی بود

پس معراج حضرت کی درود اور سلام انپر اور انکی آل پاک پر روحانی اور جسمانی کے درمیان مین ہوئی آیا ایسا

جَائِزٌ اَمْ بَاطِلٌ بَیِّنُوْا وَتُوْجَرُوْا۔

قول جائز ہے یا باطل۔ بیان کنید واجر بیابید بیان کرو اور اجر پاؤ

الجواب

حاصل اسکا اس طرحکا اعتقاد بھی کفر ہے یعنی قائل اسکا کافر ہے

هذا خارج عن اعتقادات الاسلام ایضا

این ہم از اعتقادات اسلام بیرون ست۔

یہ بھی مسلمانوں کے اعتقاد سے باہر ہے۔

و الله اعلم الراجی عفو ربہ

محمد حسین الکاظمی

محمد حسن الحسینی

محمد حسین حسن و الحسین

المسئلة

القول بان معرفة الله عین معرفة امیر المؤمنین

چنین قول کہ معرفت خداے تعالی عین معرفت علی علیہ السلام ست۔

ایسا کلام کہ خدا کی معرفت علی علیہ السلام کی معرفت ہے۔

علیہ السلام و معرفته عین معرفة الله تعالی هل هو

و معرفت علی علیہ السلام عین معرفت خداست

اور علی علیہ السلام کی معرفت عین خدا کی معرفت ہے

صحیح ام باطل ۱۲ صحیح ست یا باطل ۔ صحیح ہے یا باطل۔

یہ کلام ہے شیخ محمد علی صاحبکا انکی کتاب اجابۃ الشیعیین

الجواب

حاصل یہ اعتقاد خلاف اعتقاد اسلام ہے یعنی اسکا معتقد کافر ہے۔

كُلُّ ذٰلِكَ فَاسِدٌ وَاعْتِقَادَاتُ الْإِسْلَامِ عَلٰى خِلَافِهِ وَاللّٰهُ

جمیع اینہا فاسدست و اعتقادات اسلام برخلاف ایست۔

سب فاسد ہے اور مسلمانوں کا اعتقاد ایسا نہیں ہے۔

أَعْلَمُ الراجی عفو ربہ

محمد حسین الکاظمی

(مہر: رق الحسین والحسین حسین محمد)

جواب دیگر

یہ ہے عین عبارت فتوے جناب آیۃ اللہ فی العالمین نائب امام علیہ السلام جناب سرکار شریعت مدار میرزا محمد حسن شیرازی مدظلہ العالی مادامت الایام واللیالی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

هٰذِهِ الْمَقَالَاتُ كُلُّهَا بَيْنَ مَا هِيَ فَاسِدَةٌ وَكُفْرٌ مُخْرِجٌ

جمیع این ہمہ اقوال و اعتقادات بر قسم اند بعضے از اینہا فاسد اند و کلمات کفر اند

یہ سب اقوال اور اعتقادات تین طور کے ہیں زیادہ انمیں سے فاسد ہیں اور کفر ہیں

مُعْتَقِدُهَا عَنِ الْاِسْلَامِ وَالطَّهَارَةِ وَمُتَشَابِهَةٌ لَا يَتَّبِعُهَا

واعتقاد کنندهٔ این مقالات از اسلام وطهارت خارجست وبعضے چنین مضامین متشابہات اند

انکا اعتقاد کرنے والا کافر ونجس ہے اور انمیں کم ایسے اقوال ہین کہ

اِلَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ اِبْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ

کہ پیروی کنندهٔ این اقوال در دل خود شک وبرگردیدن از حق دارد برای برپا کردن فتنہ وفساد وبرای جستن

انکی تاویل کرنے کے لئے اور فتنہ وفساد برپا کرنیکے لئے کج ہین لوگ اور ناحق شناس ہین لوگ ان اقوال کی پیروی

تَاْوِيْلِهَا وَمَا لَيْسَ لَهَا مَعْنًى مُحَصَّلٌ فَلَا يَجُوْزُ الْاِصْغَاءُ

تاویلات چنین اقوال وبعضے محض مہمل وپوچ اند وبے معنی پس جائز نیست مائل کردن گوش را

کرتے ہین اور ان اقوال سے کم ایسے اقوال ہین کہ جنکے کچھ معنی ہی نہین بلکہ وہ محض مہمل پوچ ہین پس حرام ہو جاتا ہے کان لگانا

اِلٰى تِلْكَ الْمَقَالَاتِ وَالدُّخُوْلُ فِيْ تِلْكَ الْمَطَالِبِ

بطرف چنین اقوال ونه داخل شدن درین مطالب

دینا ایسے اقوال کی طرف اور در آنا ایسے اقوال کے طرف

وَالتَّوَغُّلُ فِيْهَا وَالْبَحْثُ عَنْهَا عَصَمَ اللّٰهُ تَعَالٰى شَانُهٗ

ودر رسیدن دراین اقوال وتجسس وتلاش چنین مضامین خداوند عالم کہ بزرگست شان او

اور پہونچنا ایسے اقوال مین اور تلاش ایسے مضامین کے خدا تعالے ہم سب کو بچا دے

وَتَقَدَّسَتْ اَسْمَاؤُهٗ جَمِيْعَنَا عَنِ الزَّلَلِ وَالْخَطَاءِ

وپاک ست اسماے او محفوظ بدارد جمیع ما را ازین ہمہ لغزشہا وازین خطاہا

ازین لغزشون سے اور ایسے خطاؤن سے جو فعل اور عمل مین ہوتے ہین

فِی الْفِعْلِ وَ الْعَمَلِ بِمُحَمَّدٍ وَّ آلِهِ الطَّاهِرِیْنَ صَلَوٰةُ اللّٰهِ

کہ در فعل و عمل واقع شدہ اند بطفیل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ و ببرکت آل پاک شان رحمتہای باریتعالے

بتصدق محمد درود ہو اُوپر انکے اور آل پاک پر انکے رحمت کاملہ اللہ کی

وَ سَلَامُهٗ عَلَیْهِ وَ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ

نازل باد برآن حضرت و برآل آنحضرت ہمہ ہا

نازل ہو حضرت رسول خدا پر اور انکی آل پر سب پر

عالی جناب سرکار میرزا مدظلہ العالی کے دستخط کا حاصل یہ ہے کہ یہ سب اقوال واعتقادات کفر کے ہین اور تاویل بیجا و تاویل مہمل وفتنہ وفساد کے قابل ہین اور پوچ ومہمل ہین پس حرام ہے ایسے مضامین واہیہ اور اقوال باطلہ ومہملہ کی تلاش اور ایسے مضامین کو بخوشی ورغبت سنا حرام ہے ایسے مطالب کا بیان کرنا باعتقاد اور کتاب مین مندرج کرنا اور اعتقاد کرنا سب حرام ہے۔ اور اس طرح کے کفر کے اقوال کا اعتقاد کرنے والا کافر اور نجس ہے۔ خدا سب کو محفوظ رکھے ایسی لغزشون سے اور ایسے خطاؤن سے جو کہ ایسے اقوال کے پیدا کرنے مین اور ثابت کرنے مین ہوئی ہین اور ان چیزون کے اعتقاد رکھنے مین ہوئی ہین —

مؤمنین پر یہ بات ظاہر ہے کہ سابق مین علماے لکھنو کے فتاوی بھی چھپوا کے شائع کئے گئے تھے اُن فتاوی سے بھی جناب سید صاحب کے کلام کی تقویت اور شیخ محمد علی صاحب کی صاف صاف رد ہے بلکہ شیخصاحب کا کفر بھی اُن فتاوی سے بخوبی ثابت ہے ہرگز شک نہین جیسا کہ علماے عراق کی تحریر سے صاف صاف کفر شیخصاحب کا ظاہر ہوگیا ــــ

جبوقت جناب مستطاب سید صاحب نے فتاوی اہل لکھنو کو خدمت بابرکت حجۃ الاسلام سرکار شریعت مدار میرزا حبیب اللہ مدظلہ العالی پیش کیا تو چونکہ فتاوی بہت سے تھے لہذا سب کو ملاحظہ نہ کرسکے محض فتاوی جناب حجۃ الاسلام مولانا السید علی محمد صاحب کو فرماکے ایسا فرمانے لگے کہ سید علی محمد نے بہت ہی خوب لکھا ہے کیا ایسی تحریر سے بھی گمراہون کو ہدایت نہ ہوئی اور اُسی کجی سابق پر باقی ہین جناب سید صاحب نے کہا کہ کچھہ لوگون کی حالت بدلی ہے اور کچھہ اپنی حالت سابقہ پر باقی ہین تو جناب میرزا مدظلہ نے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے کہ لوگون نے بتوجہ تام اُنکی تحریر کو نہین دیکھا ہے انشاءاللہ تعالے آیندہ جب دیکھین گے تو باقی لوگ بھی راہ راست پر آجائینگے اور اگر راہ راست پر نہ آسکے اور اُن تحریرون کو نہ دیکھین تو پھر ظاہر اِسکا ہے کہ ہدایت پاوین ــ

اور ایسا ہی جناب نائب امام علیہ السلام شیخ زین العابدین مدظلہ نے بھی فرمایا اور جناب مستغنی عن الالقاب میرزا محمد حسن الشیرازی مدظلہ العالی مادامت الایام واللیالی نے اسی مضمون کے قریب قریب فرمایا اور فرمایا کہ انشاء اللہ تعالےٰ ہدایت ہو جائے گی تمہاری کوشش بیکار ہرگز نہ ہوگی ——

پس چونکہ علماے عراق نے فتاوی علماے لکھنو کو بدل و جان پسند کیا اور بھی چونکہ شیخصاحب نے کتاب مسائل اعتقاد ضروریہ کے بارہ مین یہ اشتہار رغبیت مین جناب سید صاحب کے چھپواکے شایع کیا تھا کہ اس کتاب کو تالاب یا ندی یا باولی یا پایخانہ وغیرہ مین جلد ڈال دین ہر مومن پر واجب ہے کہ جہان کہین اُس کتاب کو دیکھہ لین اُسے جلد ضائع کر ڈالین — حالانکہ اُس کتاب مین نصف کتاب فتاوی علماے لکھنو کے ہین اور نصف آخر مین رد مضامین کفر کے ہین — پس اس خیال سے کہ فتاوی علماے لکھنو کے کہ جسے جناب سید صاحب چھپوا کے شائع کر کے کربلاے معلی تشریف لے گئے تھے — اب وہ فتاوی بہت کم یاب ہو گئے ہونگے اور بے شک ندی یا سنڈاس مین ڈالے گئے ہونگے اس لئے اُن فتاوی کو پھر بنظر ہدایت مومنین چھپوا کر شائع کرتا ہون مگر بتدریج انشاء اللہ تعالےٰ —

اِس دفعہ فتاوی جناب حبر قمقام بحر طمطام العالم الرّبانی الکامل الصمدانی تاج العلما مولانا السید علی محمد صاحب قبلہ کو چھپواتا ہون پھر آیندہ انشاء اللہ تعالے اور علماء کے فتاوی کو چھپواؤن گا بلکہ لکھنؤ مین اور بھی کملاے زمانہ ہین کہ اُنکے فتاوی کو بھی آیندہ چھپواؤن گا اور جناب سرکار شریعت مدار شیخ زین العابدین مدظلہ العالی کے فتاوی ساتھ فتاوی مشاہیر علماے عراق کے انشاء اللہ تعالے آیندہ بہت جلد چھپواتا ہون فقط

فتاویٰ بعض علمائے لکھنؤ
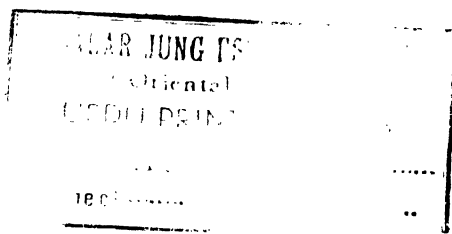
س کل صفات انبیاء و اوصیاء علیہم السلام خصوصاً چہاردہ معصومین علیہم السلام را عین صفات اللہ دانستن خوب ست یا موجب بے دینی ست و اگر کسے بگوید کہ صفات حضرات چہاردہ معصومین صفات اللہ است یا بگوید کہ حضرات محل ظہور صفات اللہ اندای ہر صفتے کہ در معصومین علیہ السلام ست حقیقۃً صفتِ باریتعالےٰ ست کہ دریگان یگان ظہور یافتہ است زہد و تقوی و علم و حلم و عقل و شجاعت و سخاوت و مروت وغیرہ عدا المعجزہ آیا چنین کس مسلم و مومن اثنا عشری ست یا نہ

ج عینیت صفات ممکن و جائز اگرچہ معصوم باشد کہ زاید بر ذات ست با صفات واجب کہ عین ذات ست غیر ممکن و ناجائز و نہ مظہریت جائز باین معنی مر صفات واجب را جائز و نہ تحقق حقایق جمیع صفات جائز در واجب جائز و نہ عکس آن غالباً و نہ اعتقاد بچنین اباطیل او ہام شایانِ شان اہل ایمان۔ سید علی محمد

س بعضے اشخاص مے گویند کہ معراج جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نشد بمرتبہ نبوت و رسالت کہ موجب مجسم بودن آن حضرت با عناصر و اجزاے ارضیہ دنیہ با رنگ و الوان و ثقالت بود باشد بلکہ

بمرتبۂ ولایت و امامت شد که مرتبۂ ولایت و امامت مقتضی آن نیست که
آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ مجسم شوند با عناصر و ثقالت و الوان و
اجزاے خاکی تا آنکه صعود و اشراف این شئ ثقیل و اجزاے دنیه
بعالم الطف و عالم ملکوت لازم آید آیا چنین قایل مسلم ست یا کافر و مرتد
نجس بینوا و توجروا —

ج معراج حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قطعاً جسمانی ست چنانکه گفته ایم

عرج الذی یری بنعاله　　ردّ الذی کا بجلاله
ساد الوری بخصاله　　صلوا علیه و آله

پس حاجت تاویل ندارد واستنادًا الی خرفات اهل یونان التی لیس لهم علیها
برهان ولیس لهم علیها من سلطان بل هم فی مثله اساری خلط السوداء حیث
یقودهم وهمهم ویسوقهم وهمهم ولا یردهم قهقری عما هم علیه من سوء فهم چه عدم
تحرک ثقیل بحرکت صاعده اگر مسلم هم گردد پس عدم حرکت طبعیه باشد ارادی
وغیره و عدم امکان خرق والتیام فلک اگر ناهض هم شود پس در محدد
جهات حال آنکه معراج مستلزم خرق آن نیست بلکه مستلزم مطلق خرق هم نیست هرگاه
تجدد خرق فرض نموده شود بلکه از اصل تکون مخاریق و فرج در جرم و ثخن آنها
فرض نموده اید چه حکماے برهانی قطعی بر وجود اصل فلک هم درست ندارند تا
به اثبات اتصال و وحدانی سطح آن چه رسد چه اصل عدم ست ولو فی الجملة مضافا الی

تکیر متاخر بہم طراً عن وجود اصل الفلک وکفی اللہ المومنین القتال ۔ ہر گاہ ودیگر کسے

منکر گشتہ شود شود اسلام واما تصدیق ما بوجود افلاک پس مستند بوحی والہام وشیاع وجود

سفرہ بررہ کرام علیہم السلام ست وایشان چنانکہ اصل وجود افلاک را بیان فرمودہ اند

ابواب متعددہ ہم درآنہا ثابت نمودہ اند وآن برائے صحت معراج جسمانی کفایت

مے کند وفرق درولایت ورسالت بہ تجسم وغیرہ غیر بین ونہ مبین فہدہ المدعی اثبات

المدعی بالبرہان ولیس لہ علیہ من سلطان الحاصل اتباع اصول موضوعہ اہل یونان

شایان اہل ایمان نیست وو دور نیست کہ معراج جسمانی از ضروریات مذہب حق باشد ومنکر آن

از ربقۂ ایمان خارج ودر زمرہ ملاحدہ ومتفلسفین والج گردد ۔ سید علی محمد

س معرفۃ امام علیہ السلام عین معرفۃ باری ست یا غیر ۔

ج عینیت ہر دو معرفت مذکور حقیقی ندارد ومضمار التاویل وسیع فسیح ولکل وجہۃ

ہو مولیہا وللناس فیما یعشقون مذاہب ۔ سید علی محمد

س واسطہ قرار دادن حضرت خاتم انبیا صلوت اللہ علیہ وائمہ علیہم السلام را بین

الرزاق والمرزوق والخالق والمخلوق جائز ست یا ناجائز ۔

ج وساطت معصومین حتی جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در خلق ورزق

وغیرہ سراسر باطل واز حلیۂ صدق وراستی عاطل ست ۔ سید علی محمد

س اگر ثابت بشود کہ فلان کس سخی المذہب وپیرو شیخ احمد احسائی ست یا پیرو سید

کاظم رشتی ست یقیناً وجناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وائمہ علیہم السلام را واسطۂ بین

خالق العالم والعالم قرار دہد و واسطہ بین الرزاق والمرزوق بگوید و آنحضرت را عقل اول
چون اہل فلاسفہ بگوید و گاہے خالق و بانی کائنات و سبب ممکنات قرار دہد و قائل باشد
باینکہ جسم مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ مثل روح بود لہذا وقت المعراج خرق والتیام
لازم نیامد و بگوید کہ امامت مطلقہ و امامت عامہ و مرتبہ بشرط لاشئ افضل و اشرف و اعلیٰ
از رسالت و نبوت حضرت سرور کائنات بود و ہمین امامت مطلقہ و مرتبہ علیا کہ اشرف
و افضل از رسالت و نبوت حضرت صلعم بود بعینہا بلا تفاوت منتقل بسوی جناب امیر علیہ السلام
شد بلا فرق و ازین قبیل بدیگر مزخرفات نیز قائل باشد و ہم با وجود کم مائگی و بی سوادی
ادعای علم و فضل کند طعن بر علماء زند آیا اقتدای چنین کس شیخی المذہب در نماز جائز
ہست یا نہ و بر وعظ او اعتنا باید کرد یا نہ —
ج مثل عقول نامعقول کہ از خر عبیلات و ساوس یونانیہ و ہو احسن شیطانیہ است
و بحمد اللہ سندی از عقل و نقل برخود ندارد و توسیط معصومین سلام اللہ علیہم اجمعین
در خلق و رزق وغیرہ گردیدن ست بنظام فاسد سینائی و بطلمیوسی و مجانبت کلی دارد
از نظام حکمت الہامیہ الٰہیہ ابراہیمی حنیفی کہ ما متعبد انیم و دخل بجسارت در مجال
غیبی معترک عدم علم کہ در آن دست بر حکمت و قیاس بشری را دخل نیست چہ
جولان گاہ عقل بشری علم وجود ست و علم عدم نہ عدم علم کہ جولانگاہ شریعت سہلہ
سمحہ است چنانکہ در خلق عظیم وغیرہ بما لا مزید علیہ آنرا افادہ نمودہ ایم الحاصل
معتقد چنین خرافات بہرہ از اسلام و ایمان ندارد و اقتدا بادو در نماز جائز نیست

ونہ متفردات او قابل اعتنا ہوا مغاست۔ سید علی محمد

س جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وجناب امیر علیہ السلام را علۃ فاعلیہ یا علۃ مادیہ یا سبب خلق کل ممکنات دانستن بی دینی وکفر صریح ست یا نہ۔

ج این حضرات علل غائیہ خلق مخلوقات اند نہ مادیہ ونہ فاعلیہ کہ اعتقاد آن محض بے دینی ست۔ سید علی محمد

س این حضرات را بانی وخالق کل ممکنات دانستن وبراین اعتقاد کردن جائز ست یا باطل ومعتقد برین کافر ومرتد ست یا مسلم مؤمن۔

ج باطل وناجائز ست بلکہ اگر تاویل بعید نکردہ شود موجب کفر خواہد گردید۔ سید علی محمد

س جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم را عقل اول میان خالق متعال وجملہ ممکنات دانستن وپیروی فلاسفہ کردن کہ آنہا عقول عشرہ را وسایط بین الخالق والمخلوق قرار میدہند بیدینی وموجب خروج از اسلام ست یا نہ۔

ج عقیدہ عقول نامعقول خواہ اول باشد یا غیر آن بر نہج منع خلو نہ منع جمع از اوہام سوداویہ فلاسفہ یونانیہ شیطانیہ ست وکفر صریح وضلال فضیح وطی اعتقاب آنہا حتی در بارہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدعت والحاد وزندقہ است وقائل آن مثل مائل این مجروح بحجج قاہرہ وبراہین باہرہ واصول اصلیہ حکمت اخلاق کہ بمنزلہ جنس قریب ست وسیر تقطعیہ یگانہ پرستی حضرت خلیل جلیل کہ ملتش بمنزلہ نوع ست مرکب از جنس مذکور واز ناموسات ولغبدیات خلیلیہ کہ بمنزلہ فصل ست

وسیرت قطعیه ناموس موسوی بل عیسوی بل دین محمد[ص] سامی که افضل اضاف
بلکه ناسخ همه ادیان ست که مخ ولب آن منحصر در فرد واحد که منهاج علی ست میباشد
ومعذلک کله خود صبی مستمسک آن مدخول ست بوجوه عدیده سدیده که در مثنوی
غمره ومنهیات زاد قلیل ایما بآن نموده ایم من شاء فلیرجع — سید علی محمد

س اعتقاد باین که کل ممکنات وسائر موجودات مخلوق ومجعول انداز انوار
معصومین علیهم السلام وهم جمیع ممکنات وموجودات را عین پرتو انوار معصومین
علیهم السلام دانستن بیدینی ست یا دینداری —

س بحجر علة غائیه خلق مخلوقات دانستن حضرات را غلو واغراق وافراط وبیدینی
ست وخلاف اصول قطعیه وسیرت مستمره ملة ابراهیمیه ودین محمد[ص] ومنهاج علی که
صراط مستقیم وطریق سوی بری از افراط وتفریط وهوا وغضب ست — سید علی محمد

س اگر کسے جناب رسالت مآب صلی الله علیه وآله وسلم وجناب امیر علیه السلام را
اعتقاد اعقل اول میان خالق وعالم واسطۂ خلق قرار دہد وگاہے چنین نه گوید که
جناب رسولخدا صلی الله علیه وآله وجناب امیر علیه السلام خالق وبانی عالم اند
چنین کس مسلم ست یا غیر مسلم —

ج قول بچنین خرافات مسلم نتواند شد ونه قائلش مسلم ومومن مگر اینکه مولی بمثل علة
غائیه باشد — سید علی محمد

س بعضے قائل شده اند باین که جناب رسولخدا صلی الله علیه وآله وسلم مخلوق

بالاصل و بالذات شدند و تعلق فعل خلق بایہما اصالۃً و بالذات شدہ است و تعلق خلق بدیگر ممکنات و سائر کائنات بواسطۂ ایہما و بالتبع و بالعرض و بالغیر شدہ است یعنی چنانکہ فعل تحریک بسفینہ متعلقہ بالاصل و بالذات ست و مجالس سفینہ بالتبع و بالغیر و بالعرض ست آیا موافق طریق مستقیم گفتہ است یا بیدین شدہ است۔

ج چنین اقوال واہیہ دور از دین و دیانت و امانت ست و تتبع اہواء و اوہام سوداویہ یونانیہ شیطانیہ۔ سید علی محمد

س اگر کسے بگوید کہ وجود کل ممکنات و جملہ موجودات ماخوذ و متحد ست از وجود جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم و جناب امیر علیہ السلام آیا چنین کس بے دین ست یا دیندار۔

ج اگر تاویل بغایت نمودہ پس بغایت بغاوت و عناد ت و بے دینی نمودہ۔ سید علی محمد

س ترجمہ اللہ عالم اللہ اللہ اللہ اللہ خالق اللہ اللہ اللہ رازق اللہ اللہ و ہکذا باعتبار نفی صفات از باریتعالے صحیح و جائز ست یا نہ۔ کما بارشاد امام المتقین حضرت علی بن ابیطالب علیہ السلام کہ کمال معرفۃ اللہ نفی صفات از ذات باریتعالے ست و اگر ترجمہ این چنین موافق عقل و نقل ست پس معنی چہ دارد۔

مع چنانکه در مذہب حق جمع صفات باریتعالی باعتبار مصداق عین ذات اوست
چنانکه مقتضای براہین قطعیہ کلامیہ مشہورہ است ہمچنین صفت وجود را میزانیہ
و فلاسفہ عین جمیع موجودات میدانند پس برمذاق مترجم معلوم باید کہ در اکثر
ہلیات بسیطہ پیش حکما حمل شئی بر نفس خود او لازم آید و فائدہ حمل برطرف گردد
و حمل مذکور نوعی از تاکید لفظی بماند حال آنکہ کسی از ارباب عقول و اصحاب
معقول تفوہ بچنین ادعاے غریب نموده و فرق اعتباری را مثل فرق ما جمال
و تفصیل و خلط و تعریہ مصحح حمل دانستہ اند و بآن تعلیل نموده اند صحت حمل حد را
بر محدود و ذاتیات را بر ذات و بر مثل چنین وجوہ مبتنی ست صحت حمل صفات
باریتعالے بر ذات او چنانکہ تفصیلش مستوفی در کتاب مستطاب غیث اللہ
المدرار نوشتہ ایم و نفی صفات در کلام امام ہمام علیہ السلام بنفی صفات
زائدہ است یا مثل صفاتیکہ تفصیل آنہا ہم انسانی دریا بد ہمچنانکہ در باقوی
معتضد دار و گردیدہ نہ صفات واقعیہ حذراً عن تعطل الذات المقدسۃ عن
التعطل چنانکہ در زاد قلیل و منہیات آن نوشتہ ایم من شاء فلیرجع الیہ الی حاصل
در مرتبہ حکایت ہلیہ بسیطہ یا مرکبہ فرقے ندارد پس ہمچنین حال قضایای
معقولہ است خواہ حکایت لفظیہ باشد چنانکہ در قضیہ ملفوظہ مے شود یا حکایت
معنویہ چنانکہ در قضیہ معقولہ و در ہمین حال ہلیہ بسیط متبحر وا مادہ منبعہ ظہور
میرسد اگرچہ بعض مدعیان تبحر علوم معقولہ کہ بر تقدیر تسلیم ملح اجاجی بیش نباشند

تنقیدش نکرده باشند و از هرزه چانگی در حق آن عذب فرات بازنیامده
باشند آرے انچه فرق ست در محکی عنه است که آن حاق واقع ست کما لا
یخفی علی من جامع خلال هذه الدیار فقد بر و تفکر الحاصل در مرتبه حکایت
لفظیه فرقے در هل مرکب و بسیط و ابساط نیست در تعدد موضوع و محمول وغیره
و از مرتبه حکایت معنویه عقلیه بوجه ظرف خلط و تعریه بودن ذهن اختلاف
هل بسیط و ابساط بهم مے خیزد که در بسیط قطع نظر از تعریه موضوع مے شود از محمول
و منشاء انتزاع از منتزع و در ابساط سوال از موضوع و منشاء انتزاع معرّا
مے شود آیا نه مے بینی که جسم تعلیمی از جسم طبیعی در خارج منفک شدنی نیست
لاکن در ظرف خلط و تعریه انفکاک مے پذیرد و این ست حق هل ابساط و
ان لم یتدرب له الاعصار ارمی در مقام محکی عنه که حاق واقع ست
در هل مرکب تعدد متحقق خواهد بود و در هل بسیط بجز ذات موضوع که منشأ
انتزاع محمول ست چیزے دیگر موجود نخواهد بود والغرض حد حکایت لفظیه
ظاهریه هر سه هل سواسے در تعدد و ترکب اند و اینقدر برامی صحت
حمل و تغایر موضوع و محمول کفایت مے کند و تفصیل اجمال از غیث الغمر
المدرار توان دریافت والله الموفق ـ سید علی محمد

س امامت افضل و اعلی و اشرف ام محمدیت در رسالت ست یا نه اگر
بالفرض افضل و اشرف ست پس امامت مصطفیٰ اشرف ست یا لغة

وہم اگر لغۃً ست پس آیا امامت بمعنی اولے بالتصرف افضل ست یا بمعنی
قدوہ وپیشوائی وسرداری افضل ست مفصلاً ارشاد شود ۔

ج امامت اصطلاحیہ نیابت نبوت اصطلاحیہ است ومرجوحیت آن
بہ نسبت نبوت شبہہ ندارد خدا عن مرتبۃ الفرع عن الاصل او مماثلتہ
لہ در تکلیف شرعی بتحقیق دیگر معانی لغویہ باعتبارات متنوعہ یا اصطلاحات
مختلفہ ثابت نیست ونہ مسیس حاجت بآن پس قابل اعتنا نباشد ومن حسن
اسلام المرء ترک مالا یعنیہ ۔ سید علی محمد

س امامت را بعضے اعم مطلق از نبوت ورسالت نوشتہ اند چنانکہ صاحب
مجمع البحرین آیا امامت بحسب لغۃ بمعنی پیشوائی مقصود ست یا امامت مصطلحہ ۔

ج ظاہرا امامت لغویہ باشد بقرینہ صدور از لغوی وغیرہ وجواب شرعی
از دستخط سابق توان دریافت وکتاب مجمع البحرین در سفر با خود ندارم ونہ
ضرورت شرعیہ بحث از موضوع مستنبط لغوی یا حل اقاویل وعبائر علماء ونہ
حجیت قول غیر معصوم بر من ثابت وجز این نیست کہ مناط برادلہ شرعیہ
است واز مقتضاے آن ہرچہ بر من ثابت بود ودر میان خود وخدا بآن
اعتقاد داشتم نگاشتم ای اصل امام اصطلاحی کہ در توریت از ہارون بآن
تعبیر نمودہ اند ضرورست کہ بوجہ تابعیت مرجوح از منیب خود بود دلالت
مضمون مناص ۔ سید علی محمد

س شخصے میگوید کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امام نیز بودند
و امامت آن حضرت اشرف و افضل از رسالت و نبوت خود آن حضرت
بود و ہمین امامت کہ افضل و اشرف و اعلی بود از رسالت و نبوت جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعینہا بلا تفاوت منتقل شد بسوی حضرت
امیر علیہ السلام پس امامت جناب امام المتقین علیہ السلام افضل و اشرف
و اعلی ست از نبوت و رسالت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
آیا چنین کلام موافق مذہب شیعہ اصولی اثنا عشری ست یا مخالف مذہب
صاف صاف ارشاد شود۔

ج اطلاق امامت بہ بعض اعتبارات بر انبیا حرج ندارد و ہمچنین اشتراک آن
در اوصیا، و اما ادعا شخص مذکور تفضیل مزبور را پس سندے ندارد و اصل
عدم ست و نافی را نفی کافی ست و بر مدعی اثبات مدعی ببرہان لازم قل
ہاتوا برہانکم ان کنتم صادقین۔ سید علی محمد

س شخصے امامت را کلی و مطلق و اعم از نبوت و رسالت حضرت ختمی مآب
مے داند و نبوت و رسالت را فرد امامت و جزئی آن و مقید مے گوید و ہا میگوید
کہ ہمین امامت کہ کلی ست و اعلی و افضل از رسالت بعینہا منتقل شد بجناب
امیر علیہ السلام چنین کلام صحیح ست یا غلط ظاہر اغلط معلوم مے شود باین وجہ
کہ چون امامت مطلقہ اعم و کلی فرض کردہ شد پس امامت جناب امیر علیہ السلام

هم یک فرد آن امامت مطلقه شد پس انتقال آن کلی افضل و اشرف بسوی
جناب امیر معنی ندارد و باین وجه که از انتقال کلی اشرف و شیئی اعم بطرف شیئی
آخر انتقال جزئیات و افراد لازم می آید و باید اعم و کلی منطقی در خارج یافته
شود و طرفه اینکه بدون جزئیات ان هو الا خبط عظیم۔

ج امامت عامه بر تقدیر عموم و جنسیت و اشتراک در صرافت ابهام و محوضت
اطلاق و مرجوح از جزئیات اضافیه خود است بلکه محض معنی و وجودی ندارد مگر
بعد تحصیل و تعیین نه راجح بر آنها و رجحان فی الجمله معارض است بمرجوحیت کلیه پس
رجحان مطلق ثابت و نه مطلق رجحان مفید و نه انتقال آن بسوی جزئیات
نه باطلاق و نه بتقیید مسلم چه چنین کلی ممتنع از افراد خود میباشد نه منتقل
الیها جملة او فی الجمله و تخصص مذکور گویا ممتنع را بر منضم قیاس نموده و از استحاله
انتقال ذاتی بطرف ذات یا عرض از محلی بمحلی دیگر و استحاله نقل عرض یا
قیام آن بلا محل قطع نظر و غمض بصر فرموده بالجمله توهم متوهم مذکور محصلی
ندارد و مستلزم ترجیح بلا مرجح و تصحیح بالا صحیح نیز هست و ایراد مستفتی بر او ما شاء اللہ
موجه است فجزاه اللہ خیراً۔ [سید علی محمد]

س از انتقال کلی و شیئی مطلق و اعم بطرف شیئی آخر انتقال جزئیات و
افراد لازم می آید یا نه اگر لازم نیاید باید که وجود اعم و کلی منطقی در خارج یافته
شود و طرفه اینکه بدون جزئیاتش وجود باطل۔

ج از بسکه انتقال کلی فاسدست لما عرفت کما عرفت پس انچه متفرع ست
بدان بناے فاسدے بر فاسدے بیش نباشد و کلام مستفتے بهر نهج موجه
باشد و الحق یعلو و لا یعلی ۔ سید علی محمد

س اگر کسے بگوید که امامت مطلقه کلی ست و شامل نبوت و رسالت راست
و در ذات جناب رسالت مآب بمرتبه اطلاق یافته شد و آن مرتبه اطلاق ای
مرتبه لبشرط لا شیئ اشرف و افضل از رسالت و نبوت بود و همین امامت
مطلقه که افضل ست و همین مرتبه علیا بعینها که کلی ست منتقل شد بلا تفاوت
در ذات جناب امیر علیه السلام پس آیا ازین لازم مے آید که جزئیات
این کلی و اعم هم منتقل شد بجناب امیر علیه السلام و جناب امیر علیه السلام
معاذ الله پیغمبر و رسول باشند ۔

ج سابق دانستی که امامت بر تقدیر جنسیت و اشتراک در نبوت و غیر آن
در صرافت ابهام و محوضت اطلاق ست پس تحقیق آن باین حیثیت در الواقع
چگونه ممکن ست پس نه تحقق کلی بعنوان کلیت در جناب رسالت مآب صلی الله
علیه و آله و سلم و نه افضلیت آن کلی ازین جزئی اضافی و نه انتقال آن نه
بنفسه و نه از جزئی بجزئی دیگر مثلاً و نه نبوت و رسالت جناب ولایت مآب
نعوذ بالله من ذلک و نه تاثیر چنین مفاهیم اعتباریه در افضلیت واقعیه
اعیان تحصلیه متاصله قصیر از امر آنکه ائمه هدی فی حد انفسهم اهلیت نبوت و

رسالت داشته باشند بلکه از جل یا کل انبیا غیر حضرت سید المرسلین صلی الله
علیه وآله وسلم افضل باشند لاکن نبوت ورسالت ایشان ثابت نباشد بسبب
عدم بقاء حاجت بطرف منصب مثل نبوت بسبب اکمال دین واتمام نعمت
به رسالت حضرت خاتم المرسلین صلی الله علیه وآله وسلم چنانکه مقتضی
براهین قویه عقلیه اخلاقیه ختم رسالت ست که آن را در خلق عظیم و
خلق محمدی صلی الله علیه وآله وسلم وخلق حسینی ایراد نموده ایم الغرض منشأ
چنین خرافات مزید ممارست بعقل فلسفی که خایض در لمیات وحقایق
اشیا ست ودر غیوب مخصصه همچو ناقه عشوار وخر در گل معطل واز اینجاست
که اکثر خلاق فلسفیات را در دینیات از طریق مستقیم زیغ وحیف یا تحیر
وتشتت رو داده وحیف صد حیف که بنا بر عقل اخلاقی که غایص در غایات
اشیا ست نفر مودند که همان متلازم بتعلیمات شرع ست کیف لا والشرع
عقل من باطن والعقل شرع من ظاهر تاکشف عطا از اسرار شرعیه مشید
فلقد الست ناگزا فی بوادی هذه الفنون لقوم یصطلون وتفصیل این اجمال
وتوضیح این مقال را از افادات جدیده اخلاقیه توان دریافت — سید علی محمد

س امامت مطلقه کلی وبمرتبه بشرط لا شیئ دانستن ونبوت ورسالت جناب
رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم را جزئی وبمرتبه بشرط شیئ گفتن وباز بین این کلی
وچنین جزئی استلزام قرار دادن باین طور که امامت مطلقه ملزوم ونبوت ورسالت

لازم امامت ست صحیح ست یا غلط ــ

سید محمد تقی علی

ج من حسن اسلام المرء ترک مالا یعنیہ ــ

س میان نبوت جزئی و امامت کلی تلازم گفتن باینطور کہ امامت ملزوم و نبوت لازم آن و بالعکس ست صحیح ست یا غلط و با تقریر استلزام کہ در سؤال سابق مرقوم ست مغائرت دارد یا نہ ــ

سید محمد تقی علی

ج من حسن اسلام المرء ترک مالا یعنیہ ــ

س در کافی از محمد بن سنان از زید شحام روایت میکند کہ زید گفت شنیدم از ابی عبد اللہ علیہ السلام کہ میفرمودند ان اللہ تبارک و تعالے اتخذ ابراہیم عبدا قبل ان یتخذہ نبیا و ان اللہ اتخذہ نبیا قبل ان یتخذہ رسولا و ان اللہ اتخذہ رسولا قبل ان الخ ازین حدیث افضلیت امامت بر رسالت مستنبط میشود یا نہ اگر مستنبط میشود پس این حدیث صحیح و معمول بہ ہم ست یا نہ و مثل این حدیث در کافی حدیث دیگر نیز ہست صحیح ست یا نہ ــ

ج تواتر بلکہ استفاضہ بلکہ صحت سند مثل خبر مذکور بپایۂ ثبوت نرسیدہ پس چگونہ استدلال بآن در عقاید قابل اعتبار خواہد بود خصوصا بر مدلول تراشیدۂ ذہن خود چہ ظاہر از قراین سیاق و سباق و اعتضاد با دلۂ قطعیہ آنست کہ این امامت امامت در رسالت باشد کہ مستجمع جمیع مراتب سالفہ خود در متن حدیث مذکور باشد نہ غیر آن پس فضیلت غیر آن بر رسالت ہم ثابت نباشد غایت الامر آنکہ رسالت کذائی اند

از ما دونش افضل و ارجح باشد مثل بعث الی نفسہ —

س انچه در مجمع البحرین ست که امامت بمرتبه لابشرط شیئی شامل نبوت و رسالت ست و بمرتبه بشرط لاشیئی شامل نبوت و رسالت نیست آیا ازین عبارت افضلیت امامت بر نبوت و رسالت لغةً مستنبط میشود و اگر افضلیت امامت بحیثیت عمومیه آن لغةً مستنبط شود باید حیوان افضل باشد از انسان و جسم افضل باشد از حیوان و انسان افضل باشد از امام بل از رسول نیز و این همه غلط صریح ست و اگر بالفرض لغةً افضلیت ثابت شود پس ازین افضلیت امامت غیر لغویه ثابت کردن چه طور مے شود —

ج افضلیت و اشرفیت را ربطے بموضوع لغت نیست و نه سند آن برای اثبات آن کافی و نه مقتضاے قواعد لغویه رجحان عام از خاص ست بلکه مقتضی لغت ضعف دلالت عام ست از خاص پس باین وجه خاص را افضل از عام توان گفت پس اهل مستفتی را باید که از مدعی دریافت کند که تصریح دعوی خود نماید که بچه وجه امامت را یا عام را افضل از رسالت یا خاص مے گوید و ماهیت این فضیلت چیست و ثمره اش چه تا که منا وضه در آن خلاف عقل اخلاقی نیفتد و عبث و تضیع اوقات نه شود فقط
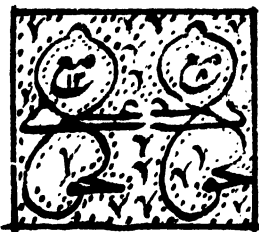
بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً بندہ ہیچمدان سید عبدالنبی اکبرآبادی خدمت با برکت مین مومنین دیندار با انصاف کے ملتمس ہر کہ چونکہ جناب مستغنی عن الالقاب خیرالحاج و المعتمرین فخرالعلما، والمجتہدین جامع فروع و اصول و حاوی معقول و منقول علام فہام مولانا السید نثار حسین صاحب عظیم آبادی نے بسبب ملاحظہ بعض اعتقادات شیخ محمد علی الطبسی کے صاحب موصوف کے اصولی اثنا عشری ہونے مین شک کیا تھا لہذا کچھہ مناظرہ و مذاکرہ شیخ صاحب کے ساتھ بالمشافہ کیا جو نکہ شیخ صاحب اور چند حضار نے فرمایا کہ اگر مناظرہ بذریعہ تحریر کے ہو تو بہت مناسب ہر ہر چند جناب آقا السید نثار حسین صاحب نے فرمایا کہ آپ لوگ شر سمجھتے ہین تو کیا ضرور ہر کہ مناظرہ باقی رکھا جاے بلکہ تحریری و تقریری دونون متروک ہون تو بہتر ہر۔ مگر اُن حضرات نے نہ مانا اور بخواہش تمام چند بار طالب سؤالات کے ہوے تو ایسی صورت مین مولانائے ممدوح نے آٹھ ۸ سؤالات لکھ کر بہت جلد خدمت شیخ صاحب مین پیش کئے اور مہلت ایک مہینے کی دی اور اُن تحریرون مین ہرگز ہرگز کلمات رکیکہ و خلاف ادب شان مین شیخ صاحب کے نہین لکھے گئے تھے چنانچہ وہ کل سؤالات چھپے ہوے

ہر شخص کے پاس موجود ہین مومنین ملاحظہ کر لین - جناب شیخ صاحب نے
سوالات مشکلہ کے کچھہ جواب نہین لکھے اور بعض سوالات غیر مشکلہ کے بھی
کچھہ خلاف مصلحت سمجھہ کے نہین لکھے کل بائیس سوالون کے کہ بہت سہل و
آسان تھے مدت چار ماہ مین جواب لغو لکھہ کر بدست حسینی میان صاحب
خدمت مین عالی جناب نواب حسام الملک خان خانان بہادر دام اقبالہ کے
ارسال کئے حال آنکہ مناسب یہ تھا کہ جناب مولانا آقا سید مدظلہ العالی
کے خدمت مین حسب وعدہ اپنے ارسال کرتے -

اور بڑی بیجا حرکت خلاف قانون عقل یہ کی کہ پہلے پہل شیخصاحب ہی نے
اُن تحریرون مین اپنے آقاے ممدوح کی شان مین نہایت سخت سخت
الفاظ لکھے اور خطاب بہ کلمات واہیۂ رکیکہ و خلاف ادب و خلاف
تحریر شرفا و اہل علم کے لکھے -

مومنین غور کرین کہ مجیب کو حسب استعداد اپنے جواب لکھنا چاہیے نہ یہ
کہ فحش و دشنام سے جواب کو مزین کرتے بلکہ جواب لکھنا ہی کیا ضرور
تھا مگر ہان مسئلون کا جواب نہ دینا خلاف شان گدی نشینی اور خلاف
وعدہ ہوتا لا حول ولا قوۃ الا باللہ -

اور باوجود اس کے کہ جناب شیخ صاحب مدعی ہین کہ مین اور علوم سے
کچھہ سروکار نہین رکھتا ہان محض فقہ و اصول سے تعلق رکھتا ہون بلکہ

مدعی اجتہاد کے ہین اِس پر بھی بہت سوالون کو جو کہ فقہ و اصول فقہ و اصول عقائد کے متعلق تھے کچھ بھی جواب نہین لکھے ہان بعضے سوالات فقہیہ و اصولیہ و اعتقادیہ کے جواب لکھے وہ بھی غلط چنانچہ مسئلہ میراث و تیمم کے جو کچھ جواب لکھے وہ بھی محض غلط چوچاہے کتاب ردالبغاۃ الشیخیہ مین کہ ہر شخص کے پاس موجود ہے ملاحظہ کرلے ۔

باوصف اِسکے کہ مسائل فقہیہ و اصولیہ وغیرہ

غلط لکھے تھے اور شیخ صاحب نے اپنے رسالہ مین کہ موسومہ باجابۃ شیخیہ ہے ہر جگہ مین جناب سید صاحب مدظلہ کو بُرے الفاظ سے لکھا ہے تاہم جناب مولانا السید نے جناب شیخ صاحب کو معذور و معفو جانا مگر شیخ صاحب نے چونکہ اعتقادات مین نہ معلوم سہواً یا اعتقاداً لغزش کئے اور اعتقادات مین تغیرات فاحشہ دئے اور نئے مضامین سنائے تھے اور تزلزل و تردد اور بھی پھیلائے پس بخیال اِسکے کہ عوام کالانعام ایسے مضامین جدیدہ سے مخلوط ہوکر کے گمراہ نہ ہوجاوین رسالہ اجابۃ شیخیہ کے رد لکھے ۔

اور چونکہ خود جناب شیخ صاحب نے جناب نواب صاحب سے درخواست اِس امر کی کی تھی کہ میرے رسالے اجابۃ شیخیہ کو چھپوا دیجئے اور تقسیم کرا دیجئے تو آپ کا بڑا احسان ہوگا اور زبانی حسینی میان صاحب کے بھی ایسی درخواست کی تھی اور پھر ایک خط بھی اِسی مضمون کا جناب نواب صاحب

کو لکھ بھیجا لہذا جناب مولانا صاحب قبلہ نے اُنکی کتاب اجابۃ الشیخیہ کو نہ
اسکے رد کے چھپوا کے مومنین مین تقسیم کرا دیا ہرگز ہرگز اس بارہ مین خطا
جناب مولانا سید نثار حسین صاحب سے نہین ہوئی کسی عاقل منصف کے
نزدیک یہ خطا نہین کہ یہ سب امور حسب خواہش خود شیخصاحب کے کئے گئے
اور ہرچند جناب مولانا نے اُس کتاب رد الاجابۃ الشیخیہ مین اپنے مطالب
پسند علماے اعلام سے لکھی ہے اور وہ کتاب مقبول طبائع خواص ہوئی
مگر اکثر اشخاص پر حق و باطل مخفی و مستور رہا یا بسبب عدم ملاحظہ کتاب
مذکور کے یا بسبب بے انصافی کے عوام لوگ اور غیر منصف لوگ اپنی
حالت اصلیہ پر قایم رہے اور بہت لوگ آمادہ شر و فساد رہے
اور مطالب جناب آقا سید کو معاذ اللہ باطل و فاسد جاننے لگے اِس باعث
سے کتاب رد الاجابۃ الشیخیہ کو جناب آقا سید صاحب نے خدمت ملازمین
مین عمدۃ المجتہدین جناب حجۃ الاسلام سرکار شریعۃ مدار زبدۃ العلماء العظام
اسوۃ الفضلاء الکرام الشیخ زین العابدین المازندرانی مدظلہ العالی کے ارسال
کیا وہان سے عمدۃ العلماء الاعلام جناب الشیخ حسین خلف جناب شیخ مدظلہ العالی
نے تعریف مین اُس کتاب کے ایک خط جناب آقا سید مدظلہ کو لکھ بھیجا
اور جب جناب سید علی صاحب خیرآبادی مشرف بزیارت عتبات عالیات
ہوے تو اُن دونون بزرگوارون نے کتاب رد الاجابۃ الشیخیہ کی بہت ثنا و صفت

روبروے جناب سید صاحب موصوف کے کی۔

اورچند نسخے حضرات علماے لکھنو وغیرہ کی خدمت مین بھی بھیجے گئے اُن بزرگوارون نے بھی بہت پسند کئے اور جناب مولانا نے شیخصاحب معاصر کے اعتقادات کے بارہ مین حضرات علماے لکھنو سے استفسار کیا اُن سبھون نے موافق جناب مولانا کے تحریر فرمایا بلکہ جناب مولانا کے تحریر اور رد سے زیادہ تر سخت رد لکھہ بھیجے۔ اور شیخصاحب کے اعتقادات کے بارہ مین لکھا کہ لاریب ایسے اعتقادات فاسد و باطل ہین ایسے اعتقاد سے مسلم دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے چنانچہ بنظر ہدایت شیخصاحب اور بھی بنظر ہدایت خلایق نہ خفا سے تو ہین جانب مقابل اُن فتاوی کو چھپوا کر تقسیم کرایا تو اس وقت مین بہت سے مؤمنین با انصاف وحق شناس نے تحریر جناب مولانا کو بدل وجان قبول کرلیا مگر بعض بعض عوام پھر بھی اُسی حالت سابقہ پر باقی رہے یہانتک کہ عقائد باطلہ و کفر و زندقہ کے مضامین کو فاضل معاصر کے بعض شاگردون نے بحیلہ مجلس عزا منبرون پر بیان کرنے لگے تو جناب مولانا نے ان مواعظ باطلہ کے بھی رد لکھ کر چھپوا کے تقسیم کردیے تا مومنین جادۂ اسلام سے قدم باہر نہ رکھین اور اسلام مسلمانون سے جاتا نہ رہے۔ اور اس دوسرے رسالہ کا نام مسائل اعتقادیہ ضروریہ رکھا۔

اِن سب مناظرہ ورد وقدح و ہدایت وتعلیم وطبع کرانے مین عرصہ دو سال

کی مدت منقضی ہوئی مگر شیخصاحب کو اس عرصہ مین حق پوشی کی جرأت نہ ہو سکی اور سخت مجبور رہے اور کچھہ ارادہ عذر کا یا توبہ و رجوع کا یارا نہ کیا بجز اِسکے کہ مخفی کچھہ کچھہ اپنے خواص و شاگردون سے تنہائی مین کہدیا کرتے تھے ـ

پھر بعد تھوڑے دنون کے جناب مولانا آقاے ممدوح نے قصد تحصیل شرف زیارات عتبات عالیات کا کیا اور ہمراہ اُنکے جناب عمدة الاعاظم السید حسین صاحب جشن اور جناب مستطاب فضائل مآب السید ابن علی صاحب بھی زیارات سے مشرف ہوے اور بعض دیگر حضرات بھی ہمسفر تھے وہی لوگ سب کے سب اس بات کے شاہد ہین کہ جو ذی علم ان دونون کتابون کو جناب سید صاحب کے ملاحظہ فرماتے تھے بہت بہت مدح و ثنا جناب آقا سید کی فرماتے تھے علی الخصوص جناب آقا شیخ حسین دام مجدہ و خود جناب شیخ المجتہدین زین العابدین مدظلہ العالی نے بھی بہت تعریف جناب آقا سید نثار حسین صاحب مدظلہ العالی کی فرماے اور فرمایا کہ بیشک آپ درد دین رکھتے ہین اور لاریب دعاوی آپ کے صحیح و درست ہین اور وہ اعتقادات کہ جنکو آپ باطل کرتے ہین وہ بلا شک بعضے اُن مین کا کفر و زندقہ ہے اور بعضے امین کا پوچ و فاسد ہے اور بعضے امین کا غیر محصل و بے اصل ہے اور دا اسد حضار سے جناب شیخ مدظلہ العالی نے یہ بھی

فرمایا

فرمایا کہ بینی وبین اللہ آپ عجب کام کر رہے ہین اور خوب خوب استدلال
مطالب حقہ کے اثبات پر آپ نے کئے ہین خداوند عالم جزاے خیر عطا کرے
اور فرمایا کہ اب مین بھی آپ کی تائید مین کچھہ لکھتا ہون تا ہدایت تام
ہو ـــــ اگرچہ گمراہون کی ہدایت بہت سخت و دشوار ہی بہت جلد
اعتقادات حقہ کو گمراہ لوگ قبول نہ کرینگے اور حضار سے یہی فرمانے لگے
کہ فی الحقیقۃ سید سلیقۂ استدلال بحسن تمام رکھتے ہین کس خوبصورتی سے
ماشاء اللہ اعتقادات باطلہ کو رد کرتے ہین چنانچہ آپ کے اِن دونون
کتابون سے بھی ایسا ہی واضح ہی ـ ایسا کچھہ جناب آقا حجۃ الاسلام میرزا
حبیب اللہ مدظلہ العالی نے بھی ارشاد فرمایا اور فرمایا کہ جن اعتقادات
کے تم رد کرتے ہو وہ اعتقادات بلاشک غیر محصل یا فاسد یا کلمات کفر
ہین یہ اعتقادات مسلمین و مؤمنین کے ہرگز نہین ہین اور انیر ایرادات
آپ کے بلاشک وارد ہین اور کفایت کرتے ہین واسطے ہدایت خلق
کے ـ اگر اس تحریر سید علی محمد لکھنوی سے گمراہون کو ہدایت نہ ہوگی تو
وہ شاید گمراہ ہی رہین گے ـ
جب خدمت مین جناب حجۃ الاسلام عمدۂ مجتہدین عظام افقہ فی الآفاق والمشہور
والمسلم فی العراق از ہر زمان محتاط دوران سرکار شریعۃ مدار آقا الشیخ محمد
حسین الکاظمی مدظلہ العالی کے یہ کتاب پیش کی گئی تو جناب مستغنی عن الالقاب

سید حسن صاحب سابق الذکر وغیرہ سب حاضر تھے معلوم ہوا کہ جناب
شیخ ممدوح مدظلہ العالی نہایت غضبناک ہوے اور فرمایا سید نثار حسین نے
جن اعتقادات کو باطل کیا ہی حقیقۃً غیر مسلم کے اعتقادات ہین یا جہال کے
کسی صورت صحیح نہین ہین پھر جناب آقا سید حسن مجتہد و داماد سے اپنے ارشاد
ہوا کہ لکھو جو مین کہتا ہون پس جس طرحکی عبارت فرماتے گئے ویسے ہی بلا فرق
جناب زبدۃ العلماء سید حسن صاحب نے تحریر فرمایا اور پھر جناب شیخ مظلہ
نے اپنے دست مبارک سے اُن عبارتون کو ملاحظہ کر کے مہر ثبت فرمائی۔
اور عالی جناب حجۃ الاسلام بین المسلمین آیۃ اللہ فی العالمین نائب امام
علیہ السلام سرآمد علماے کرام المحتاط فی الاعمال والافعال سفهد بے مثال
مرجع عالم مجمع عرب و عجم جناب سرکار شریعت مدار آقا میرزا محمد حسن شیرازی
نے اُن اعتقادات کی طرف جو رخ کیا تو روبرو حاضرین کے ملتفت ہوے
اور بادیدہ پرنم تاسف کرنے لگے اور فرمایا کہ ایسی جرأت لوگ کرنے لگے اور
ایسی جہالت و کفر صریح کو شایع کرنے لگے اور بدست خاص دستخط فرمائے اور
مہر کی۔
مضمون اِس دستخط کا یہ ہے جو اس طرحکا اعتقاد رکھتا ہو وہ بے شک نجس ہی
اور کافر و جاہل ہی عجب کجی و گمراہی اُسکے دل مین آگئی ہی خدا ہدایت کرے مومنین کو
چاہیئے کہ اُس شخص کے اعتقادات کو ہرگز ہرگز سماعت نہ کرین اور اُس شخص کی

باتون پر کان نہ دین کہ خوف گمراہی کا ہی۔
خلاصہ جب جناب مولانا السید نثار حسین صاحب اور سب لوگ ملک عراق سے
مراجعت طرف ہند کے فرماے اور وارد حیدرآباد ہوے تو عجب گل کھلا
اور عجب مضمون اُن لوگون کو سننے مین آیا وہ یہ کہ صحبت مین شیخ صاحب کے
لوگون نے یون مشہور کیا کہ جناب مولوی سید نثار حسین صاحب اب یہان سے
تشریف لے گئے اور وطن گئے ہین اور وہان سے عراق جائین گے وہان سے
حج جائین گے پھر خراسان جائین گے بعضون نے یون مشہور کیا کہ مولوی صاحب
چند سال عتبات عالیات مین قیام کرین گے۔
الغرض بہت سال تک جناب سید صاحب کا حیدرآباد مین تشریف لانا نہ ہوگا
جب شیخ صاحب نے میدان خالی پایا اور بہت خوش ہوے اور بعض بہکانے
والے انکے کہ حقیقۃ مین مشیر دشمن ہین انجام بینی سے مشورہ نہین کرتے
انہین لوگون سے بہکانے سے ایک جزء کاغذ سیاہ کر کے چند نسخہ چھپوا کے
چند لوگون مین تقسیم کر دیے۔ چنانچہ چند روز کے بعد خود شیخ صاحب نے ایک
نسخہ خدمت مین جناب سید صاحب کے بھی ارسال کیا۔
اُسکے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ اس رسالہ مین کوئی مسئلہ قابل بحث نہین ہی کسی فن
مین نہین ہی نہ مسئلہ اصول کا ہی نہ فروع کا نہ تفسیر نہ حدیث اور جن جن مسئلون
مین یا خود یا نزاع واقع ہی اُن مین سے بھی ایک مسئلہ کو بھی نہین لکھا ہی۔

ہان صرف اسی قدر اُس رسالہ شیخصاحب مین ہر کہ اُس رسالہ کے دو حصے
کئے ہین۔ حصۂ اولےٰ مین کلمات سب وشتم والفاظ واہیہ وعبارات
رکیکہ شان مین جناب مستطاب المبرأ عن الشین السید نثار حسین صاحب قبلہ
کے لکھے ہین حال آنکہ یہ طور طریقہ ہرگز شرفا و ارباب علم کا نہین ہر۔
اصل یہ ہر کہ شیخصاحب کو بجز برا کہنے اور گالیان دینے کے کچھہ لکھنا ہی نہین
آتا ابتدا سے جو بُرا کہنا شیخصاحب نے شروع کیا ہر اسکا سلسلہ موقوف نہین ہوا
پہلے پہل زبانی گفتگو اور مباحثہ جو ہوے تھے اُن صحبتون مین بھی ابتدائے
شیخصاحب اور اُنکے مریدون کی طرف سے بہت کچھہ بدزبانیان اور شور و شر
واقع ہوے اور پھر شیخصاحب نے کتاب اجابۂ شیخیہ تصنیف کی اُس مین
بھی از اول تا آخر کتاب جناب سید صاحب کو بہت بُرا کہا ہر عجب عجب سخت
کلامیان کی ہین جب اسقدر زیادتی اُنکی اور سبقت دیکھی گئی تو رد مین
کتاب اجابۂ شیخیہ کے جناب سید صاحب نے بھی شیخصاحب کو برا کہا ہر۔
پھر ہمیشہ اپنی صحبتون مین اور اُنکے مریدان و شاگردان ہر محلہ و مجالس مین
جناب سید صاحب کو برا ہی کہتے ہر کبھی اُن لوگون نے چشم انصاف سے جناب سید صاحب
کے کلام کو دیکھہ کے حق پسندی و جادہ ایمان کو اختیار نہ کیا حتی کہ علمای
کی سند کو لحاظ مین نہ لاے اور فتاوی علماے لکھنؤ کے طرف بھی ملتفت نہوے
بلکہ سخت افسوس ہر کہ یہ لوگ اعتقادات مین لغزش کرنے والے ہی کہتے رہے
کہ

کہ علماے لکہنو کو ہم لوگ کیا جانین ہان علماے عراق لکھہ دین تو ہم لوگ تسلیم کرلین گے ۔
اور بعد گالیان اور سخت کلامیون کے اس رسالہ یا ولی اللہ اورکنی مین یہ سمجھہ کرکے کہ مولوی صاحب ابھی چند سال تشریف نہ لائینگے پس موقع پاکے بڑی جرأت سے یہ کلمات بھی چھاپ کر مشتہر کردیئے کہ دونون کتابین سید صاحب کی جو میرے رد مین ہین اُنکو باولی یا ندی یا اور کسی جگہ مین جلد ضایع کرڈالو مریدان اس باب کی تاکید مزید جانین ۔
اور اپنی کتاب یا ولی اللہ اورکنی کے حصۂ ثانیہ مین کچھہ عبارتین مجتہد اور غیر مجتہد کی کہ کسی وقت مین شیخصاحب کو پہونچی تھین فقر بہم کرکے چھاپ دین تا عوام کو معلوم ہو کہ مجتہدین عراق نے شاید اجازہ اجتہاد کا لکھا ہوگا ۔
اس فعل پر شیخصاحب کے بہت بہت گفتگو ہی ۔
اوّلاً یہ کہ بوقت معرکہ مجبور رہو کے خاموشی اختیار کرتے رہے مگر مریدونکو لپنے بہکانے سے کبہی باز نہ آئے جناب مولانے اُنکے اعتقادات اور جوابات پر بہت سے اعتراضات کئے اور اعتقادات حق کو ثابت کرتے رہے اسیطرح بھی چھپواکے شایع کئے کہ جس سے صاف بے دینی کا ثبوت اور خروج عن الاسلام کا اثبات ہی ۔ تو اس وقت مین شیخصاحب اپنے شاگردون کو حکم کرتے رہے وہی لوگ ممبرون پر علانیہ کفر والحاد کے مضامین بیان کرنے لگے

اور اُن مصنفین کفر والی دپر اعتقاد کرنے کے لئے مؤمنین کو اصرار کرگئے
تو جناب مولانا نے ان مواعظ کے بھی رد لکھ کے چھپوا دیئے اُس وقت
تک شیخصاحب نے نہ عذر معقول پیش سکئے اور نہ بے دینی کا دھبہ اپنے سے
مٹا سکے۔ جب جناب سید صاحب مدظلہ نے ارادہ کربلائے معلیٰ کا کیا
تو اُنکی غیبت مین یہان یون مشہور ہوا کہ اب جناب سید یہان تشریف
نہ لاتینگے۔ تو اُس وقت مین بہکانے سے بعضے مصاحبین کے میدان
کارزار مین کہ خالی تھا چپکے سے تاریکی مین قدم سکے اور پھر میدان سے
بغیر شجاعت دکھلائے اُلٹے پاؤن پھر گئے اور پھر خاموش حجرہ نشین ہو رہے
اعنی ایک جزو کا رسالہ لکھا کہ جس مین کوئی مضمون نہین نہ اعتقادات
حقہ کو اُس مین بیان کیا نہ فاسدہ کو نہ اپنے دعوے کی حقیقت ثابت کی
نہ کوئی عذر پیش کیا یہ حرکت بھی انکی عجب موجب ریشخند پیش عقلا ہوئی
بہت شرم کی بات ہے مناظرہ اور مباحثہ مین کالیون اور بددعاؤن کا کیا وقع
ثابت جناب شیخصاحب کو چاہیئے کہ یا اپنے اُن اعتقادون پر قائم رہین
جو اپنی کتاب اجابۃ الشیخیہ اور انوار الابصار مین اُنھون نے لکھے ہین
اور اُنپر جو جو اعتراضات ورد و قدح کئے گئے ہین اُنکے دفع کرنے مین کوشش
کرتے اور اپنے مطالب باطلہ پر سنہ پیش کرتے یا عذر معقول پیش کرتے
کہ بشریت کے مقتضا سے ایسی تحریر سہوًا و خطاءً ہو گئی۔ یا بسبب لاعلمی کے

اصول عقائد مین اور علم مناظرہ مین اور جوابات لکھنے مین دستگاہ و قدرت نہین رکھتے اور بے سمجھے جرات کر بیٹھے تھے جیسا کہ بعض احباب شیخصاحب کا گمان ہی اور دیگر علوم مین جو جو خطائین اُسنے سرزد ہوئین اُنکے بارہ مین کسی طرحکا عذر کرنا ضرور نہین کہ اُن خطاؤن سے آدمی خارج از اسلام و ایمان ظاہرا نہین ہوتا اور بعضے احباب شیخصاحب کے اس بات کے صاف صاف مقر ہین کہ بجز اصول فقہ اور فقہ کے اور علوم مین بیشک ناواقف ہین اُنکو ایسی جرأت کرنی لازم نہ تھی —

حال آنکہ خود اصول فقہ اور علے الخصوص فقہ مین بھی بالکل خطا کی ہی —

علاوہ اس کے جو اصول فقہ مین ناواقف و بے بہرہ ہو اُس کی فقہ اور اُصول فقہ کس کام کی - پس یہ عذر بھی بعض احباب شیخصاحب کا بھی باردہی نہ مقبول و مسموع نہین —

ثالثاً یہ کہ جو پرچے شیخصاحب نے چھپوائے ہنگام قیام جناب آقا سید کیون نہین چھپوائے حال آنکہ جناب سید صاحب نے بہت خواہش و تقاضا اُن پرچون کے طبع کرانے کے لئے کیا جب جناب سید کا حیدرآباد سے جانا مشہور ہوا تو چپکے سے چند اوراق گالیون مین چھپوا دیئے یہ حرکت شیخصاحب کی پیش عقلا سخت مذموم ہوئی مگر افسوس خود اپنی ایسی حرکت سے نادم و پشیمان نہین ہوتے —

رابعاً یہ کہ کتاب جو شیخصاحب نے تصنیف کی کہ جسکا نام یا دلے اللہ ادرکنی ہے اور اُس کتاب کو تصنیف کرکے طرف تربت عیسیٰ خان کے منسوب کیا اور خود درپردہ رہے محض نامناسب کتاب لکھی اُنہین لازم و واجب تھا کہ اگر وہ کتاب خلاف مین جناب سید کے ہے اور سید صاحب کے رد مین ہے تو اپنے دعاوی اور اعتقادات مورد نزاع کو اُس مین مفصلاً و مشروحاً یا مجملاً مندرج کرتے اور اُن اعتقادات کو بدلائل و براہین ثابت کرتے اور جناب سرکار میرزا مدظلہ العالی سے یا اور کسی نامی مجتہدین احیار یا اموات سے سند لاتے اور جناب سید صاحب دام مجدہ کے مطالب کو اپنی اُس کتاب مین درج کرتے اور اُسکے ابطال مین دلائل پیش کرتے اور اس بات پر بھی سند علماے کرام سے لکھتے تو البتہ جناب آقا سید کے خلاف مین وہ رسالہ ہوتا اور جناب سید کا دعوی اس حالت مین پیش ناظرین رسالہ باطل قرار پاتا۔ ہرگاہ اس رسالہ مین کوئی دعوی اُنکا جو محل ایراد و نزاع طرفین ہے کچھ بھی اشارۃً یا کنایۃً نہین لکھا گیا تو جناب سید صاحب کا دعوے پیش مؤمنین کیونکر باطل سمجھا جا سکتا ہے۔ اور شیخصاحب کا رسالہ مسماۃ بہ یا دلے اللہ ادرکنی مقابل مین سید صاحب کے کیونکر خلاف ہو سکتا ہے سخت جاے حیرت ہے۔

خامساً کیونکر لوگون پر ظاہر ہو سکتا ہے کہ جناب سرکار میرزا مدظلہ العالی کی تحریر کہ

سے جسے شیخصاحب نے فی الحال طبع کرایا ہی جناب شیخصاحب کے دعاوی اعتقادات
پر سند ہی ممکن ہی کہ کسی زمانہ مین کسی تحریر خارج از ما نحن فیہ پر شیخصاحب
کے جناب سرکار نے تحریر فرمایا ہو ۔ یا یہ کہ شیخصاحب نے اپنی کتاب انوار الابصار
کی تحریف و ترمیم کرکے ایک چھوٹا سا رسالہ از سر نو مرتب کرکے اور اُس مین
سے اعتقادات باطلہ مندرجۂ انوار الابصار کو نکال کرکے صاف صاف
تھوڑے مضامین حقہ کو درست کرکے پیش ملا افضل اللہ بدست جناب مولوی
صادق علی صاحب بطمع زرکشیر و بطمع نذر کتاب وصلہ و انعام اور بھی ہمراہ
شیخ حسین صاحب اپنے برادر خرد کے بھیجا اور جناب عمدۃ الفضلاء ملا حسین
نوری صاحب کے ذریعہ سے کچھ اچھے اچھے مضامین منتخب کرکے مضامین
حقہ کی شہادت پیش جناب سرکار مدظلہ دلوائی ہو لہذا مضامین صحیحہ و مطالب
عمدہ کی بنا پر جناب اعلم علماء میرزا مدظلہ نے کچھ چند سطرین لکھدین ۔
اور کوئی شخص یون بھی کہہ سکتا ہی کہ کسی اور فن مین ایک رسالہ درست کرکے
اسکا اور کوئی نام یا نام اُسکا انوار الابصار رکھکے سامرہ مین بھیجا ہوگا اُسپر
جناب رئیس المجتہدین مدظلہ نے کچھ بطور تقریظ کے تحریر فرمایے ۔
پس ہو سکتا ہی کہ کوئی ہندو یا نصرانی یا مسلم و مومن ایک رسالہ علم صرف مین
لکھے اور قواعد بہت صحیح و درست لکھے اور ضَرَبَ کو وزن پر فَعَلَ کے ماضی
لکھا ہو یا علم حساب مین کوئی رسالہ لکھا ہو اور چار دونا آٹھ اور نو تیرک ستائیس

لکھا ہو تو ایسے رسالہ پر بلاشک وریب و بے تأمل جناب میرزا مدظلہ بلکہ کل
مجتہدین اسپر تقریظ اور شہادت صحت قواعد کے لکھہ سکتے ہین کہ یہ قاعدہ
اسنے بہت صحیح لکھا ہی پس اس شہادت صحت قاعدہ سے شہادت اسلام
و ایمان پر ایسے مصنف کے کیونکر سمجھی جاسے گی قابل غور و تأمل مؤمنین بالانصاف کہ
سادسًا عبارت جناب عمدۃ المجتہدین سرکار میرزا کہ جو شیخصاحب نے بے
سمجھے چہاپا ہی ۔ ہرگز دلیل و سند اس بات پر نہین ہو سکتی کہ جناب سید صاحب
سنے جو جو اعتراضات شیخصاحب پر کئے ہین وہ غلط ہین اور جناب شیخصاحب
نے جو کچھہ لکھا ہی درست و صحیح ہی یا شیخصاحب کے اعتقادات صحیح و درست
ہین قابل اعتراض نہین مؤمنین کو ایسا ہی اعتقاد کرنا چاہیئے ۔
یا کتاب انوار الابصار کتاب اجابۃ شیخیہ مین جو کچھہ شیخصاحب نے لکھا ہی بہت
خوب و درست ہی علی الخصوص اعتقادات مین لکھا ہی سب کا سب بہت ہی
ٹھیک و درست و صحیح ہی ہرگاہ کیفیت یون ہی تو کیونکر جناب شیخصاحب اپنے
دعاوی پر ظفریاب ہوے اور کیونکر معلوم ہوا کہ شیخصاحب کے اعتقادات
مندرجۂ انوار الابصار و مندرجۂ اجابۃ شیخیہ و اعتقادات و اغلاط ان
شاگردان شیخصاحب سب کے سب صحیح و درست ہین وای برین کوشش و
دانش ـــــ حق یہ ہی کہ بجز عام فریبی و دکانداری و پیری و مریدی بطور
جہالت کے اور کیا سمجھا جاے ـــــ

اصول

سابقا بالفرض والتسلیم اگر ہم لوگ اس بات کو بالرأس والعین مان ہی لین
کہ وہ کتاب انوار الابصار جو جناب آقا سید صاحب کے پاس خوشخط لکھایا ہوا
خود شیخصاحب کا اور مجدول ومطلا ومجلد عمدہ موجود ہے اُسکے موافق بلا کم وکاست
وبلا تحریف عالی جناب میرزا مدظلہ العالی کی خدمت فیض درجت مین بہیجی
گئی اور فرض محال محال نباشد وہی کتاب بعینہ از اول تا آخر کسی نے
جناب میرزا مدظلہ کو چار چھ مہینے مین سنا یا ہو یا تمام روز حاضر رہکر بالفرض
دس پندرہ دن مین پڑھ دیا ہو اور اُسکو عالی حضرت سرکار مدظلہ نے بالفرض
پسند بھی کیا ہو اور بخوشی تمام بلا تامل اُس کتاب پر یہ عبارت تو چاپ شدہ
لکھ دی ہو تو بھی عبارت عالیہ جناب عالی مدظلہ العالی کی شیخصاحب کے اعتقادات
اور اُنکے مضامین پر سند نہین ہوسکتی اِس لئے کہ ہوسکتا ہے کہ اصل عبارت
جناب میرزا مدظلہ کی اور طور پر ہو اور عبارت چاپ شدہ بدل گئی ہو۔ اگر
یہ بھی فرض کر لیا جاے کہ عبارت اُن حضرت کی بعینہا بلا تحریف وکم وکاست
چھاپی گئی جب بھی اصل دعاوی پر شیخصاحب کے سند کامل نہین ہوسکتی
اور اُنکے اعتقادات کے صحیح و درست ہونے پر پوری شہادت
نہین ہوسکتی
بلکہ جناب سرکار میرزا مدظلہ العالی کی عبارت شریفہ مین نہ توثیق شیخصاحب
کے اعتقادات کی ہے اور نہ توثیق شیخصاحب کی ہے اور نہ شہادت اُنکے

اسلام وایمان پر اور نہ شہادت شیخصاحب کی عدالت ومروت پر ہے اور نہ
اجازہ پیش نمازی کا اور نہ اجازہ اجتہاد کا انکے لئے ہے اور نہ شہادت
شیخصاحب کے علم وکمال پر ہے نہ شیخصاحب کے فقہ دانی نہ اُن کے
اصول دانی نہ اُنکے اصولی ہونے پر سند ہے نہ اُس عبارت مین ترجیح
اقوال شیخصاحب اور شہادت اُنکی صحت پر ہے اور نہ مرجوحیت اقوال جناب
سید صاحب اور نہ ابطال کلام سید صاحب ہے —
جس قدر مطلب اُس عبارت عالیہ فصیحہ وبلیغہ کا ہے وہ اسیقدر ہے کہ
جو لوگ کلام کو سنتے ہین اور اُس مین سے اچھی بات کو پسند کرتے ہین
وہ لوگ ہدایت پاتے ہین (یہ فقرہ بالکل ہی جدا گانہ ہے شیخصاحب کے
لئے ہرگز سند نہین دوسرے یہ کہ حضرت فرماتے ہین کہ سب کلامون
مین سے اچھا کلام جو ہو اُسکے سننے سے ہدایت ہوتی ہے پس یہ شیخصاحب
کو کیا مفید ہے) اور یہ اچھا کلام ہے پس اُسکو سننا چاہیئے اور ماننا چاہیئے
(معلوم نہین ہذا کا اشارہ کس کتاب کی طرف ہے اگر بالفرض شیخصاحب
ہی کی کتاب کسی کی طرف اشارہ ہذا کا ہے تو نہین کہہ سکتے کہ خواہ مخواہ
اجابہ شیخیہ اور انوار الابصار ہی کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے کہ شیخصاحب
کے عربعینہ کی طرف یا اور کوئی کتاب تصنیف کردہ شیخصاحب علم صرف
یا علم نحو کی کتاب کی طرف اشارہ ہو یا اشارہ کیا گیا ہو طرف خود تحریر

جناب سرکار عالی مدظلہ کے) کیونکہ اچھی تالیف ہے اور نافع کتاب ہے۔
اور دلیلین خوب ہین (اِس سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ یہ کلمات تعریف
کے خاص کتاب اجابۃ الشیخیہ اور کتاب انوارالابصار ہی کے لئے ہے
اور انوارالابصار اور اجابۃ الشیخیہ وہی جو جناب مولانا السید صاحب
کے پاس موجود ہین) اس کتاب مین کتاب مُبین اور احادیث سے
سندلائے ہین (ہوسکتا ہے کہ صرف و نحو کے یا اور کوئی فن کی کتاب
ہو اس مین مثالین آیات و احادیث سے لکھی ہون یا ضمناً ذکر آیات
و احادیث کا آگیا ہو یا اصول عقاید ہی کے متعلق کتاب ہو اور دلایل
آیات و احادیث سے اُس مین لکھے ہون مگر دلیل غیر صحیح یا بے موقع
و غیر مطابق دعوے کے ہو آیات و احادیث کے ذکر کرنے سے
ضرور نہین کہ دعوے صحیح ہو اور ثابت ہو گیا ہو اور موقع سے
نقل آیات کیا ہو یا اس اجابۃ الشیخیہ اور انوارالابصار کی تحریف
کی ہو اور کوئی اور ہی انوارالابصار ہو گئی ہو اُس سے کیفیت بیان
فرمائی ہے جناب سرکار میرزا مدظلہ العالی نے) حضرات ائمہ و رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہدایت کی اقتدا اور پیروی کرو اور
اُنہی کے انوار سے ہدایت پاؤ (یہ نصیحت ہے شیخصاحب کو اور سب
مومنین کو اور شیخصاحب نے فَبِهُدٰهُم و بانوارهم کا ترجمہ عجب

عام فریبی کے ساتھ کیا ہی مومنین اُنکی کتاب یا ولی اللہ ادر کنی نو چاپ شدہ کو ضرور ملاحظہ فرمائین)۔

خداوند عالمیان مطالب وحشیہ اور مضامین اجنبیہ گریزندہ کے جمع کرنے والے کو توفیق نیک دے اور کجی کے راست کرنے کی خدا تائید اہنین دے اور خدا اس بات مین اس مولف کی تائید کرے کہ بیماری کو دور کرین کیونکہ مؤلف اس کے لایق ہین اور ہدایت و توفیق سیدہے راہ کی خدا ہی سے ہی (آخر کے چند فقرون کو اگر مؤمنین با انصاف ملاحظہ فرمائین تو ضرور سمجہین گے کہ جناب میرزا مدظلہ العالی نے کیسی گوشمالی در پردہ دی ہی شیخصاحب کو وان شاءاللہ تعالے یہ گوشمالی حق مین شیخصاحب کے جلد مفید ہوگی اور راہِ راست اور مسلکِ مستقیم پر رفتار کرینگے بتصدق محمد وآلہ وصلی اللہ تعالے علیہ وسلم)

الاحقر محمد حسن الحسینی

اور جناب شریعت مآب میرزا حبیب اللہ مدظلہ العالی تو کچہہ بھی تحریر نہین فرمائے حتی کہ ایک لفظ بھی نہین بجز اسکے کہ ان حضرت کی مُہر شریف چہپی ہوئی دیکہی گئی واللہ اعلم یہ مہر کسی کتاب پر تہی یا کسی خط پر تھی۔ محض مہر نقل کرکے سے شیخصاحب کے اصولی اثنا عشری مؤمن یا مسلم ہونے کی سند کیونکر ہو سکتی ہی اور پھر کتاب اجابتہ الشیخیہ اور انوار الابصاریہ

دونون کتابین موثق کیونکر ہو جائین گی ـــ

اور جناب مستطاب میرزا ابوالقاسم دام مجدہ کی تحریر کچھہ سند نہین اور عمدہ خطاب کسی وجہ سے یا بسبب عمدہ تقسیم پول کے اجتہاد و کمال کی دلیل نہین اگرچہ جناب ممدوح کی عبارت مین بھی قریب قریب مضامین مرقومۂ بالا کے لکھ سکتا ہون ـــ

اور جناب مستطاب محمد شربیانی دام مجدہ نجف مین ایک طالب العلم جیّد ہین کوئی اعاظم علما سے نہین ـ علاوہ اِس کے اُن حضرت دام مجدہ کی تحریر سے کچھہ بھی سند ہو نہین سکتی اس بات پر کہ اجابۃ الشیخیہ و انوارالابصار بہت عمدہ کتاب ہی اور جناب شیخصاحب بیشک اصولی اثنا عشری ہین اعتقادات انکے بہت صحیح ہین اور جتنے مباحثے ہوے اُس مین جناب سید غلطی پر ہین اور خطائین شیخصاحب سے نہین ہوئی ہین بلکہ اِس قدر بھی اُس عبارت سے معلوم نہین ہوتا کہ شیخصاحب مسلم یا مومن یا عادل یا مجتہد متجزی یا مطلق ہین یا مجتہد جامع الشرایط ہین جب یہ سب کچھہ بھی نہین ہی تو پھر کیا موجب فخر و اشتہار کا ہی ـ اور اِس عبارت مین لفظ اجتہاد بمعنی لغوی ہی اعنی کوشش کردن ـــ

اور جب ان تحریرون کی کیفیت یہی اور ہی تو کیونکر شیخصاحب بلا اثبات مومن کامل و یا عادل یا مجتہد یا پیش نماز سمجھے جائین گے ـــ

افسوس مومنین کو چاہیے کہ ذرا غور کرین اور کھوٹے کھرے کو خوب پہچان
لین اور بغیر سمجھے ہر شخص کو اپنا پیشوا و مولانا نہ جان لین کہ سہل انکاری دین
مین نہ چاہیے —

اور سخت حیرت خیز اور تعجب انگیز ہی یہ امر کہ شیخصاحب باوصف کم لیاقتی کے
مدعی اجتہاد کے ہین اور منجملہ فتاوی مہملہ کے ایک یہ بھی انکا فتوی ہی اور اُس
فتوے کے اشتہار کو کتاب یا ولی اللہ اور [illegible] مین چھپوایا ہی —

اور وہ اشتہار یہ ہی کہ چونکہ شیخ محمد علی کے اجتہاد کی علماے اعلام
نے گواہی دی ہی پس جو کتاب کہ توہین و یا اعتراض ورد و قدح مین
شیخ محمد علی مجتہد کے تصنیف کی جاوے وہ کتاب کتب الضلال سے سمجھی
جاوے گی - پس واجب عینی ہی ہر شخص پر کہ جس شخص کو اس طرح کی کتاب
متضمن باعتراض بر شیخ محمد علی جہان کہین دستیاب ہو اُس کو ضرور
بالضرور لیکر کسی تالاب یا ندی یا باؤلی یا اور چیز مین ڈال دے
اور جس طور سے ہو سکے اُسکو ضرور نیست و نابود کرے اور کتاب سید
نثار حسین صاحب کی رد الاجابۃ الشیخیہ اور [illegible] اعتقادیہ ضروریہ بے شک
کتب الضلال سے ہی کیونکہ ان کی دونون کتابین رد مین شیخ محمد علی کے
ہین پس سید صاحب کی کتابون کو جلد تر تالاب و باؤلی و ندی وغیرہ ضایع
کر ڈالین ہرگز اپنے پاس نہ رکھین - اور میری طرف سے رحمت ہو اُس شخص کو

جو کہ میرے اِس حکم کی پیروی کرے اور ایک مقام مین لکھتے ہین کہ مسائل
اعتقادیہ ضروریہ سید صاحب کے کتب ضلال سے ہی اور اسکا نام اگر
مسائل افترائیہ اضلالیہ رکھا جائے تو بہت ہی خوب ہو ۔
ای واے براین اجتہاد چونکہ کتاب ردالاجابۃ الشیخیہ اور مسائل اعتقادیہ
مین محض رد ہی شیخیون اور کشفیون اور بابیون پر اور اثبات اعتقادات
صحیحہ اثنا عشری کا اور ابطال کفر و الحاد اور اثبات اسلام و ایمان کا
ہی اور چونکہ ہرگز کسی عالم دیندار پر اُن کتابون مین طعن نہین سوا
اِس کے کہ کاظم رشتی اور احمد احسائی و بے دینان پر طعن ہی لہذا
شیخ صاحب نے اجتہاد کر کے فتوی دیا کہ یہ دونون کتابین کتب ضلال
سے ہین اور چونکہ سید صاحب سند لائے ہین اعاظم علماے اصولیین کی سے
ان کتابون مین لہذا بزعم باطل شیخصاحب کے یہ دونون کتابین
کتب ضلال سے ٹھیرین ۔ اور ہرگاہ مسائل اعتقادیہ ضروریہ مین آیات
قرآنی بکثرت ہین اور اثبات مذہب حق کا کیا گیا ہی اور اس مین کچھ احادیث
صحیحہ بھی ہین اور اس مین رد ہی سا وعظون کے ایسے وعظ کہ صراحۃ
و بداہۃ کفر و الحاد کے مضامین تھے کہ کوئی مسلمان ایسے لغویات کو زبان پر
نہین لاسکتا پس ایسے کفر و الحاد کی ابطال بمقتضاے الحق مر شیخصاحب
کی طبیعت کو بہت بد گزرا پس اُنکے زعم ناقص مین ایسے کتب اسلامیہ

کتب الضلال سے ہوگئین۔ واے مصیبت ایسی کتابون کو شیخصاحب کہتے
ہین کہ جلد ان کتابون کو ضایع و برباد کرڈالنا چاہیئے اور مومنین پر واجب
عینی قرار دیتے ہین کتب دینیہ ضایع کرنے کو پس معلوم ہو کہ حضرات
مومنین ہندی وچہ حیدرآبادی وچہ اہل دیگر بلاد وحضرات علماے ہند
جو ان کتابون کو اپنے پاس رکہے ہین اور ملکون کے مومنین بھی خصوصًا
علماے عراق علی الخصوص جناب شیخ زین العابدین مدظلہ نے تین
نسخے لئے اور اپنے پاس قریب بستر کے چند کتب کے شمول مین رکہتے
ہین پس بزعم شیخصاحب یہ کل حضرات حفظِ کتب ضلال کر رہے ہین
اَستَغفِرُ اللّٰہَ رَبِّی وَاَتُوبُ اِلَیہِ۔
شیخ صاحب کو چاہیے کہ جناب شیخ زین العابدین قبلہ وکعبہ مدظلہ العالی کو
اور علماے کربلاے معلی اور علماے نجف اشرف وجناب حجۃ الاسلام
شیخ محمد حسن نجفی آل یسین وغیرہم وعلماے ہند کو فردًا فردًا لکہہ بہیجین کہ بندہ کے
فتوے کی رُو سے آپ لوگ سب کتب ضلال کو اپنے پاس رکہے ہوے ہین
اور یہ حرام فعل ہے جلد ندی وغیرہ مین ڈال دین۔ عجب خبط اِس شخص کو ہے
شیخصاحب نے ان کتابون کو ضایع و تلف کردینا واجب عینی جانا
کہ جن مین رد ہو شیخی المذہب اور کشفی المذہب اور بابی اور مفوضہ اور
غالیین اور دہریین پر اور تمام آیات قرآنی اور احادیث اور سند

علماے اعلام کی تمام لکھی ہوئی ہو۔ ہاے معاذ اللہ شیخصاحب نے کیا بُرا فتویٰ
دیا ہے اور اِس فتوے پر کتنون نے عمل کیا ہوگا یہ سب مواخذہ۔ بار گردنِ
شریف جناب شیخصاحب کا ہوگا اور اب بھی ایسی باتون سے توبہ نہین کرتے
شیخ صاحب نے اپنے اوپر ایک یہ اعتراض بھی خلایق سے کرایا ۔
اور چند مقام پر کتاب یاد ولے اللہ اور کتی کے یہ بھی لکھا ہر کہ سید نے کتاب
رد الاجابۃ الشیخیہ اور مسائل اعتقادیہ مین بڑے بڑے علماے اعلام کو بُرا
لکھا ہر اور اُن لوگون پر بہت اتہام اور طعن کیا ہر اور ان لوگون کی سخت
توہین کی ہر یہ بھی محض غلط محض جھوٹ اور افتراے محض و بہتان عظیم ہر
شیخصاحب کی طرف سے جناب سید صاحب پر جن جن حضرات کے پاس
وہ دونون کتابین موجود ہون ضرور ملاحظہ کرلین توخوب واضح و حالی
ہوجاوے گا کہ ان دونون کتابون مین البتہ سید صاحب نے بہت سی خطائین
ثابت کی ہین اور محض بخیال ہدایت مؤمنین عقاید حقہ کو ثابت کیا۔ اور
شیخصاحب کے شاگرد رشید واعظ بے مثل کے سات موعظہ کی رد کی ہر۔
اور جو شخص کہ پیروی ان باطلون کی کرے اُسپر بھی طعن ہر سواے اِسکے
نہ کسی حق اعتقاد کا معاذ اللہ ابطال کیا ہر اور نہ اعتقاد باطل کی معاذ اللہ
تقویت و اثبات کیا ہر اور اُن دونون کتابون مین ہرگز ہرگز کسی
عالم مؤمن کی نہ توہین کی ہر نہ اُنکے قول کو بُرا کہا ہر بلکہ علماے اعلام سے

سند لکھی ہے وہ دونون کتابین چھپی ہوئی ہین اور ہر جگہ موجود ہین جسکا جی چاہے دیکھ لے ۔ پس شیخصاحب سے پوچھنا چاہیئے کہ یہ کذب صریح و اتہام عظیم سے بھی نہین ڈرتے اگر خوف خدا دل مین نہین ہے تو کیا شرم و حیا بھی کچھ نہین رکھتے ۔ اگر کوئی شخص ان دونون کتابون کو اول سے آخر تک دیکھے یا اب سنے دیکھا ہوگا اُسکے نزدیک تو شیخصاحب بالکل کاذب اور انواع فضائح کے ساتھ متصف ٹھہرینگے ۔ مگر حق یہ ہے کہ جب ایمان ہی کو خراب کر چکے تو پھر شرم و حیا اور خوف بندون سے کس لئے ؎ ے ترسم انکسے کہ نترسد از خدا ۔

بلکہ مسائل اعتقادیہ ضروریہ کے نصف کتاب مین فتاوی علماے اعلام اور رد بر شیخیان ملاعین وکشفیان بے دینان ہے کیا فتاوی علماے اعلام کا ضلالت مین شمار ہے کیا رد بے دینون پر گمراہی و بے دینی ہے اور نصف آخر اُس کا رد سواعظ کفر و الحاد ہے اور ثبوت اسلام و ایمان ہے کیا واعظ بے دین کے کفر و الحاد کا رد گمراہی ہے کیا اسلام و ایمان کا اثبات ضلالت ہے واے برین مسلمانی واے برین مؤمنیت واے برین اجتہاد واے برین سرداری قوم شیخصاحب کو واجب ہے کہ بہت جلد ایسی ایسی رلسے و اجتہاد سے جلد توبہ کرین ایسے افترا و کذب سے جلد تائب ہون اپنے اعتقادات فاسدہ سے جلد رجوع کرکے اسلام و ایمان کو اپنے راسخ کرلین کہ کیا معلوم کہ کب

رشتۂ حیات منقطع ہوگا علاوہ خوف موت کے کہ دکانداری بھی کذب و فریب سے دو کوڑی کی ہو جاتی ہر دکانداری صداقت و یک زبانی سے اور خوش خلقی و خلوص نیتی سے رونق پکڑتی ہر ۔

نہین نہین کیون ہم جناب شیخصاحب کو کاذب کہین چونکہ ہم لوگ معتقد شیخصاحب کے ہین لہذا چاہیئے کہ قہراً و جبراً بھی انکو سچا سمجھین اور سچا یون کہہ سکتے ہین کہ حسب اعتقاد شیخصاحب شیخ احمد احسائی و سید کاظم رشتی و کریم خان وغیرہ علماے اعلام سے ہین اور دیندار محض ہین پس ان ملاعین پر طعن اور انکی رد اور انکی توہین جو ان دونون کتابون مین ہر وہ بے شک حسب اعتقاد شیخصاحب بیجا و ناروا و حرام ہر پس اس صورت مین کتاب ردالاجابۃ الشیخیہ اور کتاب مسائل اعتقادیہ ضروریہ کتب ضلال سے سمجھے جائین گے ۔

اگر واقعاً اسی خیال سے شیخصاحب نے ان دونون کتابون کو کتب ضلال سے کہتے ہین اور لکھتے ہین کہ ان دونون کتابون مین علماے اعلام کی توہین ہر تو شیخصاحب کے شیخی اور کشفی اور رکنی او مطیعان شیخ احمد و سید کاظم رشتی ہونے مین کسیکو کیا شبہہ رہیگا لاحول ولا قوۃ الا باللہ اب روز بروز رفتہ رفتہ شیخصاحب کا بہت نازک خیال ہوگیا اور آیندہ شاید اور بھی بدتر ہو جائیگا ۔ فاعتبروا یا اولے الابصار ۔

خبر نہین شیخصاحب کو کہ کتاب ردالاجابۃ الشیخیہ اور مسائل اعتقادیہ ضروریہ یہ دونون

کتابین مقبول طبائع خواص و عوام ہوگئین حتی کہ جناب عمدۃ المجتہدین سرکار
جناب شیخ مدظلہ العالی نے کربلاے معلی مین چند صحبتون مین اپنی پیش خصار خواص
و عوام بہت بہت تعریفین ان دونون کتابون کی کین اور کئی بار ایسا
فرمایا کہ بینی و بین اللہ سید نثار حسین نے بہت زحمت کی اور خوب اجتہاد کیا
اور عجب سلیقۂ استدلال سید کو ہر اور خوب حق و باطل مین فرق کیا ہر
خدا جزاے خیر دیوے سید کو اور بھی فرمایا کہ جب ہدایت اُن گمراہون کی
ظاہرا مشکل معلوم ہوتی ہر تو لوگون کو اپنا دشمن بنانا بے موقع و خلاف
مصلحت وقت ہر اور یہ بھی فرمایا کہ جو لوگ گمراہ ہو چکے ہین اور ممبرون پر
ایسے عقائد واہیہ و کفر و الحاد کو بے خوف بیان کرتے ہین اُنکی ہدایت بہت
ہی مشکل ہر وہ ہرگز راہ راست پر آنے والے نہین ہین اور ایسا ہی کچھ
جناب نائب امام علیہ السلام آقا سرکار میرزا حبیب اللہ مدظلہ نے بھی فرمایا
اور جناب میرزا حبیب اللہ مدظلہ نے فرمایا کہ سید علی محمد لکھنوی کی تحریر
واسطے ہدایت کے بس ہر کہ خوب لکھا ہر اگر مومنین با انصاف سمجھین ورنہ بے
ہوشون سے ظاہرا ہدایت مشکل ہر —
ہرگاہ ان علماے نواب امام علیہ السلام نے ایسا فرمایا اور اُن دونون کتابون
کو جناب سید صاحب کی ان حضرات نے پسند کیا تو شیخ صاحب کا اجتہاد کہ
یہ کتابین کتب ضلال سے ہین انکو جلد ضائع کر دینا واجب عینی ہر یہ اعتراض

انکا بہت دور دور پہونچتا ہی پناہ بخدا۔ شیخصاحب نے دو برس کے عرصہ مین وہ وہ کوششین کین اور سفارشین حضرات علماے عراق کے پاس کرائی ہین واسطے تحصیل اجازہ پیش نمازی یا اجازہ اجتہاد کے کہ جسکا بیان نہین ہوسکتا۔ چنانچہ اسی کام کے لئے ایک مولوی کو خاص کرکے یہان سے کربلاے معلی کو روانہ کیا اور مولوی مولوی موصوف نے حد سے زیادہ کوشش کی اور ملا فضل اللہ کربلائی کے واسطے سے بھی شیخصاحب نے بہت بہت کوششین کرائین اور ملا فضل اللہ کو بہت سا انعام و مال و متاع دینے کا وعدہ کیا اور فضل اللہ سے عراق کی بہت خاک چھنوائی اور بعض امیرون نے بھی اس بارہ مین بہت کوشش کی اور ملا فضل اللہ کو جھوٹ موٹ لکھہ بھیجا اور طمع دلوایا کہ تم نے جو رسالہ یہان بھیجا ہی اُسکو ایک نواب صاحب سردار فوج کے ذریعہ سے ایک والی ملک خلد اللہ ملکہ کے حضور مین پیش کراچکا ہون اور وہان سے بہت کچھ صلہ تمہارے رسالہ کا ملنے والا ہی۔ اس بارہ مین ضرور حد سے زیادہ کوشش کرونگا کہ تمکو عمدہ صلہ اور زر کثیر دستیاب ہو مگر آپ ہم اس بارہ مین جب ہی کوشش کرینگے کہ اولاً تم کسی طرح سے اور جس حیلہ سے ہو سکے اور جس خرچ سے موقع ہو میرے لئے اجازہ پیش نمازی کا یا اجازہ اجتہاد کا جناب سرکار شیخ زین العابدین مدظلہ العالی سے حاصل کرکے جلد میرے پاس بھیجدو تا سید نثار حسین عظیم آبادی سنے

جو کچھ مجھ پر طعن بے دینی کا اور اعتقادات پر کیا ہے اسکا سد باب و چارہ جوئی چا
اور اگر جناب حجۃ الاسلام شیخ زین العابدین مدظلہ میرے لئے زیادہ نہ لکھین
یا اجازہ پیش نمازی کے دینے مین انکو تامل ہو تو تھوڑی سی عبارت میری
تعریف مین لکھوا کے ضرور اور جلد بھیجدو تو اُس وقت مین ہم ضرور تمہارے
رسالہ کا صلہ بہت کچھ دلوا دین گے۔

باوجود ان سب جانفشانیون اور تدبیرون کے جناب سرکار مدظلہ العالی سے
کچھ بھی تحریر نہ ملی نہ اجازہ نماز پڑھانے کا نہ اجازہ اجتہاد نہ کچھ کلمات تعریف
کے بلکہ ایک لفظ بھی حاصل نہ ہوا نہ کوئی القاب نہ کوئی تقریظ ملی۔
اور جناب سرکار میرزا محمد حسن شیرازی مدظلہ العالی کی کچھ تحریر جو شیخصاحب
کو شاید کسی زمانہ مین ہاتھ لگی جس کو شیخصاحب اندنون بفخر چھپوا کے اس
شہر مین تقسیم کر رہے ہین سخت عام فریبی اور بے حیائی ہے کیونکہ وہ عبارت
نہ اجازت نماز پڑھانے کی ہے اور نہ شیخصاحب کے علم و فضل کی گواہی ہے
اور نہ شیخصاحب کے دیندار یا شیعہ ہونیکا یا عادل ہونیکا یا مسلمان
ہونیکا اس مین بیان ہے۔ مگر ہے یہ کہ ڈوبتے کو ایک تنکے کا بھی بڑا سہارا
ہوتا ہے جب لوگون مین بیچارہ کا اسلام مشکوک ہو گیا تو ہر حیلہ سازی
سے چاہتے ہین کہ مریدون کے ہاتھ سے بیعت سے نکل نہ جائین اور اعتقاد لوگون
کے اپنے حق مین ویسے ہی باقی رہین۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

الکامل

الحاصل اب بھی جناب شیخصاحب کو ضرور ہی کہ اپنے اعتقادات محررۂ سابقہ سی
توبہ کرلین یا عذر معقول پیش کرین ورنہ ایسا نہین ہوسکتا ہی کہ شیخصاحب اپنے
اعتقادات واہیۂ فاسدہ کو مریدون مین شایع کرسکین نہ خود جاری کرسکتے ہین
اور نہ مریدون کے ذریعہ سے ممبرون پر چڑہا چڑہا کے عقائد باطلہ کو شایع ورایج
کرسکتے ہین۔ اور شیخصاحب کے رد کے لئے کچھ ضرور نہین کہ جناب سید
نثار حسین صاحب خاص اس حیدرآباد مین مقیم رہین بلکہ جہان رہین گے انکی
رد کیا کرین گے ۔ اور یہ بھی ضرور نہین کہ خود سید صاحب ہی رد لکھین
بلکہ شیخصاحب کے رد کرنے کے لئے ہند مین نہ معلوم کتنے اشخاص علما و متوسطین
بلکہ طلبا کفایت کرتے ہین ممکن نہین کہ اشارۃً و کنایۃً بھی اعتقادات باطلہ
فاسدہ کو کچھہ بھی شایع کرسکین پس بے تقیہ کے شیخصاحب کو ہرگز چارہ نہین
مومنین پر روشن ہی کہ کتاب یاد لے اللہ اور کنی مین کہ انہون شیخصاحب نے
غیبت مین جناب مولانا السید نثار حسین صاحب کے چھپوا کے ترتیب عیسی خانی
کی طرف منسوب کیا ہی شیخصاحب یون بھی لکھتے ہین کہ سید صاحب جس مضامین
پر میرے اعتراض کرتے ہین وہ سب مضامین میرے نہین ہین بلکہ سید
صاحب نے اُن مضامین مین بہت تغیر دیکر کے حضرات علماے ہند سے
بھی اپنے موافق فتاوے لکھاے ہین ۔
پس مومنین اب سمجھہ جائین کہ شیخصاحب کے نزدیک بھی سید صاحب کے

لیسے صحیح و درست اعتراضات ہین کہ انہین اعتراضات کے موافق علمائے
ہند نے بھی فتوے دستخط فرمائے ہین پس اعتراضات ورد و قدح مین کوئی
غلطی نہین جتنے کہ علماے عراق نے بھی سید صاحب کے موافق لکھ دیا ہی
مگر ہان اس قدر الزام جناب سید صاحب پر باقی رہگیا کہ شیخصاحب کی
طرف جہوٹ جہوٹ مضامین اپنے دل سے گہڑ کے منسوب کرتے ہین جو ایسے
اقوال باطلہ کا قائل ہو اسپر اعتراضات پورے جمتے ہین نہ شیخصاحب پر۔
چنانچہ ایسا ہی جناب مولوی حیدر علی صاحب نے بھی صحبت مین عالی جناب
نواب خانخانان بہادر دام اقبالہ کے فرمایا تھا کہ اعتراضات جناب
مولوی صاحب کے بیشک صحیح ہین مگر جناب شیخصاحب پر کوئی الزام نہین
کیونکہ جناب شیخصاحب کی یہ تحریر نہین ہی۔ تو اسکا جواب یہ ہی کہ جن حضرات
کو ایسا شک ہو وہ خدمت مین جناب سید صاحب کے تشریف لائین اور
اُنکے پاس شیخصاحب کی دونون کتابون کو ملاحظہ کرلین۔ ایک کتاب
انکی انوار الابصار ہی جو کہ خوشخط و مطلاء و مجدول و مجلد درست کرائی ہوئی
خود جناب شیخصاحب کی ہی۔ اور دوسری کتاب شیخصاحب کی اجابۃ الشیخیہ ہی
جسکو منڈی کے مکان مین شیخصاحب نے حسینی میان صاحب کے ہاتھ خدمت
بابرکت مین جناب نواب صاحب کے ارسال کیا تھا اور ایک خط بھی لکھا
تھا کہ اس کتاب کو میری آپ طبع کرا دیجیئے وہ بھی بعینہ سید صاحب کے

پاس کی

پاس موجود ہے اگر اُن دونوں کتابوں مین اِس طرح کی عبارت موجود ہو
اور جناب سید صاحب نے اُن عبارتوں کو مبدل کر دیا ہو تو بے شک سید صاحب
کا کذب و افترا ثابت ہو جائیگا — اور اگر بالفرض اُن دونوں کتابوں مین
جناب شیخصاحب کے مضامین باطلہ اور اعتقادات ناشایستہ کا نشان ملجاے
تو اُس وقت مین اعتراضات شایستہ اور ردسید صاحب کے خاص شیخصاحب
ہی پر ہین نہ کسی دوسرے پر پس اُس حالت مین اعتراضات سید صاحب
جو کہ بقول شیخصاحب بھی صحیح و درست ہین شیخصاحب پر ضرور وارد ہونگے
فاقرار العقلاء علی انفسہم مقبول —
اب ہم مومنین سے پوچھتے ہین کہ ایک سو سے زیادہ مومنین مجلس مین جناب مولوی
صادق علی صاحب کے شب بیست و دوم ماہ صفر سنہ ۱۳۱۱ ہجری مین موجود تھے
اور خود جناب مولوی صادق علی صاحب اور جناب مولوی سید کاظم علی صاحب
بھی از اول مجلس تا آخر مجلس تشریف رکھتے تھے کہ اُس مجلس مین جس واعظ نے
وعظ بیان کیا تھا اُس وعظ کے مضامین سے جس قدر مضامین مولوی سید نثار حسین صاحب
قبلہ نے کتاب مسائل اعتقادیہ ضروریہ مین نقل کئے ہین وہ مضامین آیا جھوٹ
محض افترائ اور بہتان نقل کئے ہین یا صحیح و درست مطابق واقع کے لکھے
ہین اگر اصلیت ان مضامین کی نہین ہے اور خلاف واقع کے لکھا ہے تو جناب
مولانا السید کاذب و مفتری قرار پاتے ہین اور اگر وہ مضامین منقولہ بلاشک

واعظ سے بیان ہوئے تھے تو اُن مضامین کے کفر مین ہرگز شک نہین بلکہ جو
اُن مضامین باطلہ کی حقیت کا قائل اور معتقد ہو وہ بھی بر سر بطلان و کافر
و فاسق ہر لاریب فیہ پس جو مؤمنین حضار مجلس مذکور ہین خود و خدا غور
و تامل بانصاف فرمائین کہ اُن مضامین کا معتقد اور واعظ جو کہ ایسے مضامین
کو اعتقادات مین بیان کرتا ہر اور مؤمنین کو ایسے اعتقاد کا حکم دیتا ہر
وہ فاسق و خارج از اسلام ہوا یا نہین پس بعد تامل و فکر جو مؤمنین
حضار مجلس کے انصاف مین آوے اُس پر حکم لگا کے معمل ہون - اور اِن
چیزون مین کچھ بھی فکر نہ کرنا اور ایسا کہنا کہ جی ہمُو تقصیر اپنؔ کو کیا مولیون
کے یہ سب جھگڑے ہین اپنؔ کو کاہے کو سمجھ مین آوینگے -
یہ امر دینداری کے خلاف ہر اور سہل انکاری دین مین بدچیز ہر اور مینے
اتمام حجت کر دیا اب مؤمنین کو اختیار باقی ہر اگر شیخصاحب کے بغیر توبہ
کئے ہوئے مؤمنین پھر شیخصاحب کو دیندار کامل اصولی سمجھین اور انکو بہت
بڑا عالم جانین تو انشاء اللہ تعالے عنقریب ضرور پھر ایک رسالہ چھپواؤن گا-
کہ جس مین باقی علماء کے فتاوی بھی ہونگے والسلام علی من اتبع الہدی-
اِس وعظ کی جو کیفیت مینے بیان کی کہ اِس کے گواہ شاہدین عادلین جناب
مولانا صادق علی صاحب اور جناب مولانا السید کاظم علی صاحب ہین کہ تبشک
دولتخانہ مین مولوی صادق علی صاحب کے ایسے وعظ کئے گئے تھے چنانچہ

ایک سو

ایک سو سے زیادہ مؤمنین موجود تھے۔

اور جناب عمدۃ الشعرا معظمی سید اصغر حسین صاحب ناجی بھی اُس مجلس میں تشریف رکھتے تھے یہ سب گواہ ہین اس کے کہ بے شک واعظ نے لغویات بیان کئے۔ چنانچہ اُسی زمانہ مین عالی جناب میر غلام عابد صاحب کہ حقیقۃً اسم بامسمّی ہین ہمراہ جناب مولانا فیض حسن صاحب خدمت مین جناب مولوی صادق علی صاحب کے آے اور اُس وعظ کی کیفیت استفسار کی تو جناب مولوی صادق علی صاحب نے جواب دیا کہ وہ واعظ بیچارہ جاہل آدمی ہر اُس کے بیان کا کیا اعتبار ایسے جاہل پر سید نثار حسین صاحب نے اگر اعتراض کیا تو کون سا اُنکا کمال ہر اُس واعظ نے تو اس سے بھی بڑہ بڑہ کے رکیک چیزین بیان کی ہین اُسکے بیان کا کیا حساب اور اسی طرح سے چند لوگون نے مولوی صاحب ممدوح سے اِس کی کیفیت استفسار کی تھی۔

عالی جناب مستطاب مولانا السید کاظم علی صاحب سے تو اسی زمانہ سے مدت تک جوق جوق مومنین اگر کے استفسار کئے اور مولوی صاحب ممدوح چونکہ صادق القول اور صادق اللہجہ ہین ہر مستفسر سے یہی فرماتے رہے کہ بیشک جس قدر وعظ کی نقل مولوی سید نثار حسین صاحب نے کی وہ سب صحیح ہے ہرگز اِس مین شک نہین کہ واعظ نے ایسا ہی بیان کیا تھا۔ بلکہ مولوی صاحب ممدوح نے بعضون کو ایسا جواب بھی دیا کہ یہ واعظ تو ہمیشہ سے ایسا ہی ہیات

بیان کیا کرتے ہین - اور جناب قدسی القاب میر غلام علی صاحب اور جناب
مولانا فیض حسن صاحب سے وقت استفسار کے مولوی سید کاظم علی
صاحب دام مجدہ نے یون بیان کیا کہ بے شک جس قدر مولوی سید نثار
حسین صاحب نے نقل وعظ کی ہے بہت صحیح و بلا فرق ایسا ہی ہے وہ واعظ
تو ہمیشہ ایسا ہی کہتے ہین اور مجھے سخت تعجب و حیرت ہے کہ مولوی سید
نثار حسین صاحب کو اس قدر بیان اس واعظ کا کیونکر یاد رہا -
اور کوٹلہ کے جناب میر عابد حسین صاحب دام مجدہ نے بھی مولوی سید کاظم علی
صاحب دام مجدہ سے پوچھا تھا کہ آیا واقعی اس قسم کا وعظ بیان ہوا تھا
جیسا کہ مولوی سید نثار حسین صاحب نے لکھا ہے تو جواب مین مولوی صاحب
ممدوح نے بھی فرمایا کہ بھائی ہم گواہی دیتے دیتے عاجز آگئے ہم کہان تک
سارے شہر کے سامنے ہر روز گواہی دیا کرین مولوی سید نثار حسین صاحب
نے لاحاصل میرا نام گواہی مین شریک کر دیا ہان صاحب ہان واعظ نے
بے شک و شبہ ایسا ہی بیان کیا تھا اور بے شک مولوی سید نثار حسین صاحب
کی رد خوب ہے مگر لوگون کو دشمن کرنا اچھا نہین ہے تحمل کرنا چاہیئے تھا
کیونکہ ہم لوگون کو قدرت نہین ہے کہ ایسے واعظون کے وعظ کو رد کرین
اور جناب مولوی کاظم علی صاحب جناب مولانا فیض حسن صاحب سے یہ
بھی فرمانے لگے کہ خوب رد لکھی ہے واعظ کی مولوی سید نثار حسین صاحب نے

بلکہ اس رسالے مسائل اعتقادیہ ضرور یہ سے مجھکو بہت سے فوائد ہوے
اصل یہ ہے کہ چونکہ جناب مولوی کاظم علی صاحب بڑے صادق القول
اور انصاف پسند آدمی ہین لہذا ایسا فرمایا گئے کیونکہ کتمان حق یا
کتمان دین و کتمان علم بے موقع حرام و ناجائز ہے۔
ہر گاہ مجلس وعظ کی کیفیت اس طرح کی ہے اور نقل وعظ مین کسیطرح کا
شبہ نہین ہے تو پھر شیخصاحب کا لکھنا کتاب یادولے اللہ اد رکنی
کے صفحۂ سات مین کہ وہ واعظ بیچارہ کچھہ بھی حکمت و فلاسفہ نہین جانتا
اور وہ بڑا سچا آدمی ہے اور بیس برس سے وعظ کہ رہا ہے اور کبھی
وہ واعظ خلاف دین کے زبان پر نہین لایا جب وعظ کیا تو مطابق
شریعت کے کبھی اس کے خلاف نہین کہا پس سید نثار حسین
س واعظ پر یقیناً افترا و بہتان ہے اور محض کذب اور

صاحب سے کہ آپ تو اُس مجلس وعظ مین موجود نہ تھے
سلہ وہان موجود تھے از اول وعظ تا آخر وعظ
دعیر موجود دیکھنے والا اور نہ دیکھنے والا اور جاننے والا
سنے والا برابر ہے ہرگز نہین۔ اور جناب مستطاب میر کاظم علی
صاحب کہ جو آپ کے نزدیک بھی موثق ہین اور آپ نے بھی انکو

شہادت. نامہ لکھدیا ہے پس آیا اس بارہ مین گواہی جناب مستطاب مولوی سید کاظم علی صاحب دام مجدہٗ آپ کے اعتقاد مین محض غلط اور جھوٹی ہے پس معلوم ہوا کہ آپ مولوی صاحب ممدوح کو عادل نہین جانتے ہین جب تو آپ انکی تکذیب کر رہے ہین اور اس تحریر سے آپ کی تکذیب جناب مولانا صادق علی صاحب کی ہوتی ہے معاذ اللہ پس آپنے انہین اجازہ جو شہادت دیا ہے وہ اب بیکار ہوا جاتا ہے —

اور حال آنکہ یہ حضرات بے شک سچ فرماتے ہین پس اب کذب آپ ہی کی طرف عائد ہوتا ہے علے المنصوص بقول خود آپکے اعنی بحکم تعدیل نامہ —

اور ہرگاہ کفر والحاد والے کی تائید کرنا محض بے دینی ہے اور واعظ مذکور کی لغو بیانی سے آپ حقیقۃً خوب واقف ہین - پس بے دین کے اعتقادات کی دانستہ تائید کرنے سے یقین ہوتا ہے کہ آپ ابھی تک برے اعتقادات پر قائم ہین اور واعظ مذکور اور آپ ایک ہی مسلک و مشرب کے ہین اور اگر نادانستہ بے تحقیق کیے ہوے حقیقت حال کے آپ نے تائید واعظ مذکور کی کی ہے جب یہ اعتراض ہے کہ بغیر تحقیق کیے ہوے ایک کی جرح دوسرے کی تعدیل کس طور صحیح ہو سکتی ہے ؎

فلیقولوا کُنۡتَ لَا تَدۡرِیۡ فَتِلۡکَ مُصِیۡبَۃٌ ، وَاِنۡ کُنۡتَ تَدۡرِیۡ فَالۡمُصِیۡبَۃُ اَعۡظَمُ

اور جیسا بھی فرماے

بلکہ آپ کو مناسب تھا کہ اگر واعظ مذکور آپ کے شاگرد اور مطیع ہیں تو اُس واعظ کو سخت زجر و نصیحت کرتے
اور تاکید فرماتے کہ خبردار کبھی ایسا اعتقاد نہ رکھنا اور نہ کبھی ایسا بیان کرنا کہ مومنین کے گمراہ ہو جانیکا
خوف ہی۔ آپ نے بالعکس اُنھین کی تائید کی پس آپ بھی گنہگار ہوے اور واعظ صاحب کو اور بھی
جرأت ہو گئی اور مومنین کے گمراہ ہو جانیکا خوف باقی رہگیا۔ پس معلوم ہوا کہ آپ بھی واعظ سے متفق ہین
اور ہم لے اور ہم اعتقاد ہین — ہان داد دینداری مولوی علی نقی صاحب نے دی ہی کہ
سُنا گیا کہ مولوی صاحب نے واعظ مذکور کو منع فرمایا کہ اب سے کبھی منبر پر نہ جانا اور کبھی اعتقادات
مین بیان نہ کرنا ——— فقط

اِس سالہ مین جتنے فتاوی لکھے گئے اور سابق مین جو وہ کتابین تالیف ہو کر چھپی ہین اُنھین مین اُنین
جتنے فتاوی ہین علماے عظام کے اسمین شک نہین کہ اِن سب فتاویکا ماحصل ایک ہی کہ جسکا اِسطرح کا
اعتقاد ہی وہ بیشک کافر ہی اور نجس اور جاہل بے بصیرت بے مادہ وبادہ گو وہابی ہی ہیں مؤلف بے ربط و پوچ ہی۔

باقی رہی اتنی بات کہ آیا شیخصاحب کا اعتقاد اور انکا کلام اور اُنکی تحریر اِسطرح کی ہی یا نہین پس یہ امر
بہت جلد طی ہو سکتا ہی مومنین کو چاہیئے کہ شیخصاحب کی کتاب اجابہ شیخیہ کو جو بحکم شیخصاحب جناب سید
صاحب نے چھپوائی ہی ملاحظہ کرین اُسمین اُنکے ایسے پوچ اقوال موجود ہین۔ اور بھی زیادہ تر پوچ و مہمل و
کفر شیخصاحب کے انوار الابصار مین موجود ہی جسکو خواہش ہو جناب سید صاحب کے پاس تشریف لاکر شیخ
صاحب کے انوار الابصار کو ملاحظہ کرلین کتاب انوار الابصار شیخصاحب کی بہت خوشخط و مذہب و مجلد جناب
سید صاحب کے پاس موجود ہی۔ پس جب مومنین اس طرح سے آمادہ ہو جائینگے اور جناب شیخصاحب کے
بُرے اعتقادات اور پوچ و مہمل تقریرین اُنکی کتابون مین نکل آئینگی تو ایسی صورت مین شیخصاحب کے

کفر کے کلمات اور جہالت وبیدینی کا ثبوت مومنین پر بخوبی ہو جائیگا — جناب مولانا السید ظلہ
کو کچھہ شکایت شیخ صاحب کی اُن غلطیون پر جو کہ علوم مقدماتیہ مین واقع ہوئی ہین نہین ہی معفو
معذور جانتے ہین مگر جو کچھہ شکایت ہی وہ اُن خطاؤن کی ہی جس سے اختلاف مذہب علوم
ہوتا ہی اور چونکہ علوم مقدماتیہ مین بالکل ناقص ہین اور بھی فقہ واصول مین بھی سخت خطا کرتے ہین
مسائل غلط دستخط کرتے ہین پس ایسی صورت مین دعوی مجتہد یکا بھی قابل شکایت وقابل اعتراض
ہی۔ پس ایسی صورت مین شیخصاحب تا حصول قابلیت اجتہاد سے دست بردار رہین۔
اور لغزش اصول عقائد سے توبہ بہت جلد کرین اور ہرگز ہرگز مومنین کو بُرے اعتقادات
تعلیم نہ کرین۔ اور اگر تحصیل علم کا شوق ہو تو جناب سید صاحب دام مجدہ کے پاس
تشریف لائین اور چندے محنت کرین آئندہ اختیار ہی وَمَا عَلَى الرَّسُولِ اِلَّا الْبَلَاغُ فقط

اَصَالَةُ الرَّأيِ صَانَتنِي عَنِ الخَطَلِ — وَحِليَةُ الفَضلِ زَانَتنِي لَدَى العَطَلِ
وَاِنْ اَولَى الوَرَى بِالعَفوِ اَقدَرُهُم — عَلَى العُقُوبَةِ اِن يَظفَر بِذِي زَلَلِ
لٰكِنَّهُ فِي اُصُولِ الدِّينِ ذُو اَوَدٍ — فَكَيفَ قَد لَا يُرَاعَى مَوضِعُ العِلَلِ
ثُمَّ الصَّلٰوةُ عَلَى اَزكَى الوَرَى حَسَبًا — مُحَمَّدٍ ثُمَّ اَمِيرِ المُؤمِنِينَ عَلِي
مَا اَومَضَ البَرقُ فِي الدَّيجُورِ مُبتَسِمًا — وَمَا سَفَحنَ دُمُوعَ العَارِضِ الهَطِلِ

تمت

بقلم انقص بندگان میرزا محمد حسن عبدالکریم
۱۰ ربیع ۱۳۰۷ ہجری

اس کتاب کے مصنف کی طرف سے چند سوالات شیخ صاحب سے کئے جاتے ہین چاہیئے کہ ان سوالات کے جوابات بہت جلد تحریر فرماوین

۱) جو شخص کہ زبانی مباحثہ مین ہربار بند ہوجاوے اور لاجواب ہو یا سخت غلطیان کرے اور کبھی مائل بغیظ ہو یا جس شخص کی کئی طرحکی تقریر ہو ایک دن کسی طرحکی تقریر کرے اور دوسرے دن اُسکے خلاف مین تیسرے دن ان دونون کی تقریرون کے خلاف کہے ایسا شخص آیا مباحثہ مین غالب آیا یا مغلوب ہوا صاف صاف اسکا جواب دیجیئے۔

۲) جو شخص کہ مباحثات علمیہ خصوصاً مباحثات دینیہ مین شر کرے وہ آپکے نزدیک کیسا ہے۔

۳) جو لوگ کہ مباحثات علمیہ و دینیہ مین انواع واقسام کے شرارات کرکے باہم برہمی وموقوفی کرلے وہ لوگ اس فعل خاص مین ممدوح ہین یا مذموم۔

۴) جو شخص کہ تحریری مباحثات کی کسی سے خواستگاری کرے اور اپنے مصاحبین سے بھی چند بار خواستگاری کرالے اور وعدہ کرے کہ تمہارے ہر مسئلہ کے جواب مین ایک ایک رسالہ علیحدہ علیحدہ ضرور تصنیف کردینگے یہ وعدہ بظاہر کیسا ہے۔

۵) اور بعد خواستگاری بسیار ووعدہ بے شمار کے جب مسائل حسب طلب خود ومحبین کے آوین تو اُسکے جواب نہ لکھنا اور جب مصاحبین ومشیران کے تقاضے شدید

ہون تو بعضے مسائل آسان کا جواب لکھنا اور ہر ہر مسئلہ کا رسالہ علیحدہ علیحدہ تصنیف نہ کرنا اور بہت سے سخت سخت سوالات کے کچھ بھی جواب نہ لکھنا یہ سب کیسے افعال و حرکات و سکنات ہین بیان کیجئے اور عذر معقول پیش کیجئے۔

۶) اور جو کچھ بعض بعض سوالون کے کچھ لغو جوابات لکھ کر باوجود وعدہ کے پیش سائل نہ بھیجے بلکہ کسی امیر جلیل کے پاس کہ وہ امیر نہ سائل ہو نہ مجیب ارسال کرے یہ حرکت قانون عقل کے موافق ہے یا مخالف۔

۷) اور اُن امیر جلیل کو یون لکھنا کہ میرے اِن جوابون کو ہرگز ہرگز سائل کو نہ دکھانا اور ان جوابون کو جلد چھپوا کے تقسیم کرا دینا جب تقسیم ہو جاوین تو تب کے بعد ان جوابون کا مستفتی کے پاس بھی بھیجنا آیا ایسا خوف کرنا مجیب کو مستفتی سے اور سائل سے جوابات کو مخفی رکھنا یہ کیسی حرکت ہے۔

۸) منصب مجیب و مفتی آیا یہ ہے کہ مستفتی و سائل جو کچھ فتوی پوچھے اُس کا حسب استعداد اپنی جواب لکھے یا یہ ہے کہ سائل کو نالائق و جاہل و بے وقوف لکھے اور سیکڑون دشنام فتوی مین لکھدے آیا یہ کس شریعت مین جائز ہے۔

۹) سائل اور مستفتی کے خطا ثابت کرنا آیا مجیب کی بے وقوفی ہے یا نہین۔

۱۰) مبحث جہل مرکب کو نہ سمجھنا اور سمجھانے والے سے دو برس تک جھگڑنا اور علماء کو جہل مرکب ہونے سے استعجاب غریب کرنا اور اس بات پر بہت شور و شر کرنا اور پھر کتاب چھاپنا اس مضمون کی کہ فلان شخص کہتا ہے کہ

علماے اعلام کو بھی جہل مرکب ہوتا ہر پس وہ شخص بے دین ہوگیا کیسی بات ہر آیا ایسے استعجاب کرنے والے کو بے وقوف اور جاہل اصول فقہ کہین گے یا نہین —

۱۱) ایسا فتوی دینا کہ جو شخص کہے کہ علماے دین و مجتہدین کو جہل مرکب ہوتا ہر وہ کافر ہر یا حد و تعزیر کے لایق ہر اُسکو جلد توبہ کرنا چاہیئے آیا ایسا فتوی حماقت کا ہر یا نہین —

۱۲) جو شخص کسی مجتہدین سے کچھ سوال مقدمات مین اور فقہ و اصول فقہ و اصول عقائد مین کرے پس مجتہد کو آیا جواب دینا چاہیے یا سائل کو جاہل و کافر و احمق و قابل تعزیر لکھنا چاہیئے آپ کی اِس بارہ مین کیا راے ہر —

۱۳) جس شخص کو علم نہ ہو یا معمولی لیاقت ہو یا مقدمات سے کچھ آگاہ ہو اُسکو ادعاے اجتہاد کرنا اور اپنے کو مجتہد و فقیہ جاننا کیسا ہر —

۱۴) جو شخص کہ عقائد مین سخت سخت غلطیان کرے اور اصول دین کے مسائل سے آگاہ نہو وہ مجتہد لایق تقلید کے ہر یا نہین —

۱۵) جو فقیہ کہ مسائل متفق علیہا مین سخت غلطی کرے اور میراث کے حصص سے واقفیت نرکھتا ہو اور غلط مسئلہ دستخط کرے اور پھر دوسرے کے سمجھانے سے ہرگز نہ سمجھے اور اپنی سابق کی تحریر پر قائم و مصر ہو وہ ایسی حالت مین مجتہد ہر یا نہین اُسکی تقلید جائز ہر یا نہین اُسکو ادعاے اجتہاد ایسی

حالت مین روا ہو یا نہین ایسے شخص کو فقیہ کہین گے یا نہین —

۱۶) جو شخص کہ اعتقادات اسلامیہ مین سہو و غلطی کرے اور اُس سے
توبہ نہ کرے اور اپنے لکھے ہوے مسائل فاسدہ پر قائم رہے اور معترض
کے اعتراضات کو اور ناصح کے نصائح کو باطل کرتا رہے بلکہ ناصح کا دشمن
ہو جاے اور کبھی توبہ و عذر نہ کرے وہ مسلم و مومن ایسی حالت مین ہو
یا نہین —

۱۷) جو شخص کہ فاسد العقیدہ ہو یا غلطی اعتقادات اسلامیہ مین کرے اور
پھر مدتون انہین اعتقادات باطلہ کو ثابت کرتا رہے ایسی حالت مین ایسے
شخص کی تقلید کرنا جائز ہو یا نہین اور ایسے مجتہد کو طاہر سمجھنا چاہیے یا نجس
ایسے مجتہد کو جاہل و احمق جاننا چاہیے یا عالم —

۱۸) جو شخص ایک کتاب تصنیف کرے اور پھر انکار کرے کہ وہ کتاب میری
تصنیف نہین ہو آیا بے محل تقیہ کے یہ کیسا فعل ہو —

۱۹) جو شخص لکھے کہ فلان نے فلان کتاب مین علماے عظام کو برا کہا ہو اور
اُس کتاب مین اُس کے نہو بلکہ اُسکے کسی کتاب مین ایسا نہو آیا ایسا شخص
مفتری ہو یا نہین —

۲۰) جو شخص باوجود ثبوت کفر زید رد مذہب زید کو بلا محل تقیہ و توریہ
و خوف جان کے ضلالت سمجھے اور لوگون کو اشتعال دے کہ فلان نے رد

مذہب زید کا کیا ہے اُس کے رد کی طرف متوجہ نہ ہونا چاہیے وہ شخص دیندار ہے یا بے دین —

(۲۱) جو شخص فتوے دے کہ فلاں کتاب ردّ کفر و ضلالت کو ضائع کرنا اور ندی اور سنڈاس مین ڈالنا مومنین پر واجب عینی ہے آیا ایسا شخص بے دین محض ہے یا نہین اور ایسے مجتہد کے قول پر عمل کرنا جائز ہے یا نہین اور کتب ردّ کفر و کتب اثبات اِسلام کو ضائع کرنا حرام ہے یا واجب —

(۲۲) جو شخص کسیکو اپنا وکیل مقرر کرے اِس کام پر کہ میری کتاب پر علماء سے دو سطرین تقریظ لکھوا دینا تو تمہارے احسانمند عمر بھر رہین گے اور اِس وکالت کے عوض مین وکیل کو جھوٹ جھوٹ طمع دلاوے کہ اگر یہ کام میرا تمہارے ہاتھ سے ہو جائیگا اور دولت تقریظ سے سرفراز و کامیاب ہم تمہاری وجہ سے ہو جائین گے تو والی ملک سے اور خدایان اولوالعزم سے بہت کچھ زرِ کثیر دلوائین گے آیا اِس طرح سے محض حصول تقریظ کے لئے کوشش کرنا اِس سے صاف ظاہر ہوتا ہے یا نہین کہ اُس شخص کی کتاب پر تقریظ کا لکھا جانا سخت دشوار تھا

(۲۳) بعد حصول تقریظ و لو مفید مدعا نہ ہو اُس وکیل کی اجرت دلوانے مین کوشش نہ کرنا اور والی ملک دام ملکہ و دولتہ کے پاس کوشش نہ کرانا اور چپکے بیٹھے رہنا کیسا ہے آیا خلاف وعدگی ہے یا نہین —

جیم

(۲۴) جب کوئی شخص مطالب دینیہ لکھے اور اُس سے لغزش ہوگئی ہو یا عمداً لکھا ہو اور جب اُسپر اعتراضات کیے جائین تو معترض کا دشمن ہو جاوے اور اپنے لکھے پر ثابت قدم رہے اور ایسے اعتقادات مرقومہ سے دست بردار نہ ہو بلکہ انہین مطالب فاسدہ مرقومہ کو اپنے پیروان سے کہتا رہے تو آیا اس سے ثابت ہوتا ہو یا نہین کہ وہ شخص ویسا ہی مذہب رکھتا ہو جیسا وہ لکھ گیا ہو ـــــ

(۲۵) جب کوئی شخص اعتراض کرے کسی ایسے بے دین پر اور معترض ناصح رد لکھہ بھیجے اور پھر چھپوا بھی دے مگر جب بھی اپنے مطالب سے باز نہ آوے اور معترض ناصح کے قول کے بطلان مین تصنیف نہ کرے حتی کہ معترض ناصح مکرر اعتراضات کو اپنے چھپوائے جب بھی وہ شخص اعتراض کردہ شدہ مناظرہ سے دست بردار رہے پس جب اتفاقاً کسی ضرورت سے وہ شخص معترض ناصح کسی دوسرے ملک چلا جائے اور شخص لغزندہ کو اُسکے پیروان مذہب سے کہہ دین کہ وہ شخص اعتراض کنندہ اب اس شہر مین کبھی نہ آوینگے اور ایسا کہین کہ شخص لغزندہ کو یقین حاصل ہو جاوے اُس وقت مین شخص لغزندہ اورخالی میدان خالی پاکے رس قدر لکھہ کر چھپوادے کہ میرے اعتقادات پر شخص معترض جو تھا محض جاہل اور لغو آدمی تھا چاہیئے کہ اُس کی کتاب کو ندی وغیرہ

مین ضائع کرڈالین اور کچھ مضامین ردّ مین معترض کے اور اثبات مین اپنے اعتقادات کے نہ لکھے اور جب وہ شخص معترض سفر سے واپس آئے تو پھر شخص معتقد اعتقادات باطلہ ڈر کے مارے گوشہ نشین ہو کر خاموش ہو رہے آیا اس سے ثابت ہوتا ہی یا نہین کہ شخص صاحب اعتقادات فاسدہ کو لیاقت مناظرہ کی نہین ہی اور چاہتا ہی کہ خاموش ہو رہے تا زیادہ قلعی نہ کھل جاوے اور خاموشی مین جتنا عیب ظاہر ہوا ہی اُسی قدر پر محدود رہے گا ـــ

(۲۶) کتاب پر جو تقریظ ہوتی ہی آیا اُس تقریظ کے چھاپنے کا یہی مقصود ہی کہ اصل کتاب کو نہ چھاپے اور محض تقریظ کو چھپوا دے اور اُس تقریظ مین لفظ ہذا کا مشار الیہ کی خبر ہر ہر شخص کو دیتا رہے کہ ہذا کا مشار الیہ میری کتاب ہی کسی دوسرے کی کتاب نہین ہی لفظ ہذا سے ضرور میری کتاب کو سمجھنا چاہیئے آیا یہ حرکت کیسی ہی ـــ

(۲۷) جس کسی شخص کی کتاب باطل کی جاوے پس وہ مصنف اگر بالفرض اُسی کتاب پر علماء سے تقریظ لکھوا دے اور معترضین کے اعتراض دفع کرنے کے لئے اپنا دست آویز قرار دے ایسی صورت مین آیا اُس کتاب باطل مع تقریظ کو چھپوانا اُس مصنف کے حق مین مفید ہوتا یا نہین پس اُس کتاب کے بدلہ مین محض معترضین کی شان مین گالیان لکھکے

چھپوا دینا

چھپوا دینا اور اُن گالیان کے آخر مین تقریظ لگانا اِس سے صاف ظاہر
ہوتا ہر کہ اُس کی کتاب قابل شائع ہونے کے نہین ہر خوف کرتا ہر
کہ لوگون پر صاف ظاہر ہو جائیگا کہ یہ کتاب تحریف کردہ شدہ اور ترمیم
یافتہ و اصلاح دادہ شدہ ہر وہ اصل کتاب نہین ہر کہ جسپر اعتراضات
کیئے گئے ہین ـــ

۲۸) جب ایک شخص واسطے زیارات کے عتبات عالیات جاوے تو پیروان
شیخصاحب کا واسطے عناد اطلاع دہی شیخصاحب کے یون مشہور کرنا کہ وہ شخص
اب یہان سے بھاگ گیا خوف کے مارے فرار ہو گیا اور ایسی جرأت
دلانا کہ شیخصاحب غیبت مین اُس کے ایک رسالہ لکھین یہ شخص ناشایستہ
فعل ہر یا نہین ـــ

۲۹) اور جب وہ شخص عتبات عالیات سے مشرف ہو کر واپس آوے تو پیروان
شیخصاحب کا یون مشہور کرنا کہ وہ شخص عتبات عالیات سے فرار کرکے یہان
آیا عتبات مین کسی پھٹکنے نہ دیا شیخصاحب کے اس قدر مریدان عتبات
مین ہین کہ گویا سارا عراق شیخصاحب ہی کا ہر وہان سے خوف زدہ
حیران پریشان اور شاباش نجف سے یا کربلا سے یا سامرہ سے یا کاظمین
سے مخفی نکل آیا آیا ایسا فعل پیروان کا اور افترا پردازی اور اجماع
باطل ناشایستہ ہے یا نہین ـــ

(۳۰) اگر ثابت ہو جاسے کسی پر کہ فلان اعتقاد باطل اور کفر ہر تو ایسے کی تائید کرنے والا بھی دین سے خارج ہوتا ہر یا نہین۔

(۳۱) جب کسی شخص پر ثابت ہو کہ فلان شخص کا اعتقاد خواہ کل یا بعض خارج ہر اسلام سے تو ایسے شخص سے تا وقتیکہ توبہ نکرے مؤمنین کو کنارہ کشی کرنا چاہیئے یا نہین اور ایسے شخص کی تائید اعتقادی مین ناجائز ہر یا نہین۔

(۳۲) جو شخص کہ کسی سے بالمشافہ مناظرہ کرے اور کچھہ سخت کلامی کرے اور اپنے مصاحبین سے زیادہ سخت کلامی کراسے یہان تک کہ سخت کلامی اور جدال کرکے اس مناظرہ کو موقوف کرادے اور کہے کہ اب درمیان میرے اور تمہارے مناظرہ تحریرا ہو آیا اُسکا فعل ممدوح ہر یا مذموم۔

(۳۳) اگر کوئی شخص بعد سخت کلامی کے مناظرہ کو برہم کراکے درخواست کرے کہ تم ضرور مناظرہ تحریری کرو اور بہت سخت تقاضا کرے کہ سوالات تم ضرور میرے پاس بہیجو تو اُس کی تعمیل حکم کے لئے طالب حق سوالات لکھہ بھیجے اور یون لکھے کہ جناب سرکار اس مسئلہ مین کیا فرماتے ہین تو آیا مفتی کو یہی لازم ہر کہ مستفتی کو سخت الفاظ سے لکھے اور مستفتی اور سائل کو نہایت فحش کے ساتھ لکھے۔

(۳۴) جب چند بار کوئی شخص زیادتی کرے اور سبقت کرے بُرا کہنے اور

فحش دیتے ہین تو ایسی صورت مین رد کرنے والا اگر الفاظ بد اور مذموم لکھے
تو پھر فرمایئے کہ جاے شکایت تو نہین ہی خصوصا جس صورت مین کہ اعتقادات
مین خطائین کی ہون اور باوجود ادعاے اجتہاد کے فقہ اور اصول مین
غلطیان کی ہون ایسی صورت مین وہ شخص برا کہے جانیکا مستحق ہوگا یا نہین
۳۵) جس قسم کے استفتا اِس کتاب مین اور مسائل اعتقادیہ مین
لکھے گئے ہین اگرچہ بالفرض ایسے استفتا کے موافق شیخصاحب اور بیچارہ
واغظ کے اقوال نہ ہون بلکہ کسی زید عمرو یا بکر خالد کے اقوال ہون
پس سوال یہ ہی کہ جس کے اقوال اور اعتقادات ایسے ہون اُس کے
جوابات علماے عرب وعجم وہند کے صحیح و درست ہین یا نہین اور اگر
یہ جوابات صحیح و درست ہین تو آیا یہ جوابات جناب مولوی شیخ حسین
صاحب کی راے کے مطابق ہین یا نہین تو کتاب ردالاجابة الشیخیة
مصنفۂ مولوی سید ثنا حسین صاحب اچھی کتاب ہی یا بُری کتاب ۔
اور اگر واقعی کسی شخص کے اعتقادات اور اقوال مطابق استفتاے
مرقومہ کے ہون تو وہ اعتقاد کنندہ دین سے خارج اور ریچ گو اور
مخترع مضامین دینیہ ہوگا یا نہین ۔ اور اگر بالفرض شیخصاحب کے
اور واغظ کے بھی ایسے ہی اقوال اور اعتقادات ہون تو شیخصاحب اور

واعظ بھی دین سے خارج اور مہمل اور پوچ گو اور جاہل ٹھہرینگے
یا نہیں ۔ بَیِّنُوا و توجرُوا فقط

اب اُن فتاوی کو زیب رقم کرتا ہون کہ چند سوالون کے متعلق عالی جناب مستطاب جلیل الالقاب کرامت انتساب فضیلت مآب فضائل اکتساب جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول مولانا المعظم ذو المجد و الکرم الحبر اللوذعی والنحریر الالمعی ریحان بستان الفضل و الاحسان تتبسم ازهار الانصاف و العلی و لؤلؤ بحر المروة و العدل تتلاطم فیه امواج استقامة الرای و الصفا العریف المنیف الفاضل الغطریف آقا الشیخ محمود شیرازی ادام الرب الودود مجده عزیز الوجود و شانه المسعود ما جاء الیوم الموعود بعد و ضاء البیضاء و تضوّر الضیا بالظلام نے تحریر فرمایا ہے اور وہ

سوال

یہ ہے

چیست ارشاد جناب درینباب که آنچه شیخ محمد علی الطبطبی در کتاب مجموعه جوابات الشیخیه متعلق علوم اصول فقه و معانی و بیان و فقه وغیره نوشته است در آن خطا کرده است یا نه قطع نظر از دیگر علوم در اعتقادات آنچه جوابات نوشته است خطا کرده است یا نه

جواب

اگر جناب شیخ محمد علی ادعای فقاهت یا اجتهاد کنند یقین از درجهٔ عدالت ساقط خواهند شد زیرا که از جوابهای مسائل جناب مولوی السید نثار حسین معلوم شد که اینقدر پایه در علم ندارند و در بعض جوابات سخت غلط فرموده اند لاسیما در مسئله جهل مرکب خطای فاحش نموده اند بلی از برای چند مولویهای اینجا که در مقام تبدیل هستند خوب اند

سوال

من لدن العباد احقرهم المحمود

هفت مواعظ متصله که آنها را باطل کرده ام آیا حقیقةً باطل اند یا نه ـــ

جواب

موعظه‌ایکه این شخص واعظ وعظ نموده وجناب مولانا السید نثار حسین او را شنیده ونقل کتاب خود نموده رفع آنها کرده‌اند بیشک آن موعظه‌ها خلاف دین اصولیین اثنا عشری میباشد وقابل رد وطعن ست هرچند من در آن مجلس نبوده‌ام اما بسیار بعیدست که مومنین این نوع خلاف عقل ونقل وخلاف واضح را شنیده وساکت نشسته باشند نعوذ بالله من الکفر والضلاله ومنه التوفیق والهدایه۔

حقیر فقیر محمود

سؤال

شیخی المذهب وکشفی المذهب وبابی کافر ونجس اند یا نه۔

جواب

علمای اصولیین اثنا عشری کثر الله امثالهم که در زمان شیخ احمد وکاظم بودند وبعد ایشان تکفیر نموده اند بواسطهٔ منکر بودن آنها بعض از ضروریات دین را وکسیکه منکر از ضروریات دین باشد علمای دین او را کافر میدانند وهر کافر نجس ست وحقیر از پیروان اهل اصول ستم ویقینا هرکس که منکر ضروری از ضروریات دین باشد خواه شیخی باشد وکشفی وبابی یا غیر آنها بدون تعیین موضوع کافر ونجس میدانم والله العالم۔

من ادون العباد واحقرهم الی الله المعبود

آل محمود

واضح ہو کہ جناب العالم العادل والفاضل الکامل جامع العلوم
المعقولات والمنقولات فارع اعالی المعالی والحسنات ذکا رجز المحققین
والاعیلا تلألأ فیه سوائر افضاله وسنا ربح التدقیق والاصطفا
تکاکأ فیه زواہر کماله الزاہد الخشوع البعث ونعم القنوع وجامع
المعقول والمحدث وبالآء الاصالة والعلیاء قدیرت الفقیہ النبیه
والمجتہد الغطریف المشہور بین المجتہدین الکاملین زبدة العلماء
الماہرین الہیذام الصقیل المہند والصمصام السلیل المجدد والواعظ الاعلی
المنذر والمناظر المسکت لکل منافق وسنکر ضرغام آجام الشریعة
سابق مضمار السنة النبویه تاج العلماء وعمدة الکملاء مولانا السید
علی محمد صاحب مدظله العالی کے جو فتاوی اس کتاب میں
زیب قلم کیے گئے ہیں اُن میں سے ہر ہر فتوے کا حاصل
یہ ہے

۱ حاصل جواب اول کا یہ ہے کہ ایسا قائل معتقد مؤمن نہیں ہے۔
۲ حاصل جواب ثانی کا یہ ہے کہ ایسا معتقد مومن نہیں ہے بلکہ فیلسوف ملحد ہے۔
۳ حاصل جواب ثالث کا یہ ہے کہ ایسا اعتقاد پوچ ہے اگر تاویل نہ کی جائے۔
۴ حاصل جواب رابع کا یہ ہے کہ ایسا اعتقاد خارج از ایمان ہے۔
۵ حاصل جواب خامس کا یہ ہے کہ ایسے اعتقاد والے کے پیچھے نماز پڑھنی نہ چاہیئے اور اُس کے کسی رسالہ پر یا اُس کے کسی وعظ پر عمل نہ کرنا چاہیئے۔
۶ حاصل جواب سادس کا یہ ہے کہ اِسکا اعتقاد رکھنے والا بے دین ہے۔
۷ حاصل جواب سابع کا یہ ہے کہ اس اعتقاد کی اگر تاویل دور از کار نہ کیجاے تو اُسکا معتقد بلا شک کافر ہے۔
۸ حاصل جواب ثامن کا یہ ہے کہ یہ اعتقاد کفر صریح و ضلال فضیح ہے۔
۹ حاصل جواب تاسع کا یہ ہے کہ ایسا اعتقاد کرنے والا بیدین و کافر ہے۔
۱۰ حاصل جواب عاشر کا یہ ہے کہ ایسا معتقد خارج از اسلام و کافر ہے۔
۱۱ حاصل جواب حادی عشر کا یہ ہے کہ ایسا معتقد کافر و شیطان و بیدین ہے۔

۱۲ حاصل جواب ثانی عشر کا یہ ہے کہ ایک معتقد بے دین ہے —

۱۳ حاصل جواب ثالث عشر کا یہ ہے کہ یہ اعتقاد مہمل و پوچ و بے معنی و جہالت سے ہے

۱۴ حاصل جواب رابع عشر کا یہ ہے کہ مسلمانون کو ایسے اعتقادات سے
کنارہ کشی چاہیئے —

۱۵ حاصل جواب خامس عشر کا یہ ہے کہ امامت لغویہ مقصود ہے اور اُسکو دخل
اُصول اعتقادات مین نہین ہے —

۱۶ حاصل جواب سادس عشر کا یہ ہے کہ یہ اعتقاد بے اصل ہے اور سید نثار حسین کو
چاہیئے کہ شیخ محمد علی سے دلیل کے طالب ہون

۱۷ حاصل جواب سابع عشر کا یہ ہے کہ مہمل ہے ایسا اعتقاد اور ماشاءاللہ
سید نثار حسین نے خوب اعتراض کیا ہے شیخ محمد علی پر

۱۸ حاصل جواب ثامن عشر کا یہ ہے کہ یہ اعتقاد بھی فاسد ہے اور سید نثار حسین
کے اعتراض و تقریر کو ہر طرح سے غلبہ ہے اور
حق غالب ہی رہتا ہے —

۱۹ حاصل جواب تاسع عشر کا یہ ہے ۔ کہ یہ اعتقاد بھی واہیات خرافات ہے —

۲۰ حاصل جواب عشرون کا یہ ہے کہ مسلمانونکو ایسی چیزونسے تبارک کشی خوب ہے

۲۱ حاصل جواب الحادی والعشرون کا یہ ہے کہ مسلمانونکو ایسا اعتقاد کرنا خوب نہین

۲۲ حاصل جواب الثانی والعشرون کا یہ ہے کہ ایسے اعتقادات مین ایسے حدیث کافی نہین وہ مثمر مدعا نہین —

۲۳ حاصل جواب الثالث والعشرون کا یہ ہے کہ اعتقادات ضروریہ مین کچھ ضرور نہین کہ محض لغوی معنی کفایۃ کرین اور سند ہو ہان اور کوئی دلیل شیخ محمد علی کے پاس ہو تو اُسے سید نثار حسین اُنسے طلب کرین فقط

تمت الرسالۃ

نعتی بیگ بیگم؟

صحت نامہ کتاب ہدایۃ المؤمنین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۵	بسیط	وبسیط
۴	۱	مماہم	حماھم
〃	۲	یاطل	باطل
〃	۶	احبر	الحبر
۱۱	۱۳	وخیرالمرسلین	خیرالمرسلین
۲۵	۱۴	محفوظ	محفوظ رکھے
〃	۱۵	لرسنے	کرسنے
۲۶	〃	سیدصاحب	سیدصاحب ہی
〃	۸	مدظلہ العالے	مدظلہ العالی میں
〃	۱۳	حالت رلی	حالت بدلی
۲۷	۱۰	عیسے	عیسی
〃	۱۲	باث	سائت مضامین
۲۹	۸	المعجرہ	المعجزہ
۳۰	۵	نجسہ	ونجس
۳۱	۲	شوو	سود
〃	۱۰	حقیقی	حقیقتی

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۳۱	۱۶	سنخی	سشیخی
۳۲	۱۳	بالهامنه	الهامیة
۳۳	۱۵	بجج	بجحج
۳۶	۸	مستبنی	سبتنی
〃	۱۵	فقیه	تفصتیه
۳۷	۱	عاب	عذب
〃	۳	افتد بر	فتدبّر
〃	۴	موضع	موضوع
〃	۱۶	ارامت	از ثبوت
۳۸	۱۶	نارت	نابیت
۴۰	۱۷	باغل	باطل
۴۵	۶	الطمسی	الطبسی
〃	۷	سار	ساقد
۴۶	۶	لموسال	ارسال
۴۷	۱۱	تراوشس	تراشش
۴۸	۱۵	ماب	جناب
۵۰	〃	و اشک	وه بلا شک
۵۱	〃	اقه	افعته
۵۲	۹	سعفیه	نقیه

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۳	۷	حج	حج کو
"	۱۱	مشہورہ	مشورہ
"	۱۲	سے	کے
۵۴	۱۵	علما سے	علما
"	۱۶	کو سے	کے
۵۷	۶	اصول فقہ	اصول عقائد
۵۸	۲	خان	خانی
۶۰	۱۰	کتاب	اور کتاب
"	۱۱	لکھا ہے	جو لکھا ہے
"	۱۲	حق رہی	حق یہ ہے
۶۱	۲	لکھوایا ہوا	لکھوائی ہوئی
"	۳	سکا	کی
۶۲	۱۱	ہوتی ہے	ہوتی ہے)
"	۱۵	اشارہ	اشارہ ہے
۶۳	۱۳	اوس سے	اسکی
"	۱۵	پیروی کرد	پیروی کرد
۶۴	۱۶	کرگے سے	کرنے سے
۶۸	۹	الیہ۔	الیہ۔ اور
"	۱۶	بالی	بالہا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۹	۱۱	بہت سی	شیخ صاحب کی بہت سی
۷۰	۲	دیکہ	دیکہ
″	۱۲	واعظ کفر	مواعظ کفر
۷۱	۱	موت کے کہ	موت کے
۷۳	۸	فضل اللہ	ملا فضل اللہ
۷۸	۱۴	التبع	اتبع
″	۱۵	کی کہ	کی
۸۰	۱	علی بد	عابد
۸۳	۹	عظام کے	عظام کے ہیں
۸۶	۱۰	رکھا	رکھنا
″	۱۶	علما کہ	علما کو
۸۸	″	ثت	ثبوت
″	۱۷	کے	سمجھے
۸۹	″	کراما	نہ کرانا
۹۰	۱۶	اس	اس
″	۱۷	×	جو تھا محض جاہل ولغو آدمی تھا
۹۲	۱	سوانسا	چھپوا دینا
″	″	صا	صاف
″	۲	لتا	کتاب
″	″	س ع	شائع